عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ نمبر ۴ .... جلد نمبر ۳۹/۹

ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ

جون 2005ء

آقائے نامدارؐ کی عالمگیر نبوت

صحابہ کرامؓ کی عظمت و محبت

گنی بساؤ میں قادیانی جماعت پر پابندی

آنکھیں کھولیے، ہدایت کے متلاشیوں کیلئے ایک فکرمند تحریر

قادیانیوں کے متعلق امت مسلمہ کا متفقہ فیصلہ

www.khatm-e-nubuwwat.com

ماہنامہ
لولاک
ملتان

شمارہ نمبر۴ .... جلد نمبر ۹/ ۳۹

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ

بانی: مجاہد ختم نبوۃ حضرت مولانا تاج محمودؒ
سرپرست: خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم
زیر سرپرستی: پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ العالی
نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا
چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ طارق محمود
ایڈیٹر: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سرکولیشن منیجر: رانا محمد طفیل جاوید
منیجر: قاری محمد حفیظ اللہ

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا خدا بخش شجاع آبادی	مولانا احمد بخش
مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن	مولانا محمد نذر عثمانی
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا غلام حسین
مولانا محمد طیب فاروقی	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا غلام مصطفیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن ثانی	مولانا فقیر اللہ اختر
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا محمد حسین ناصر	مولانا عبدالرزاق

رابطہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲ فیکس: ۵۴۲۲۷۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمتہ الیوم!

پرویز مشرف اور شوکت عزیز کے نام کھلا خط — صاحبزادہ طارق محمود — 3

گنی بساؤ میں قادیانیوں پر پابندی — صاحبزادہ طارق محمود — 5

دو واقعات.....ٹسٹ کیس — صاحبزادہ طارق محمود — 7

مقالات ومضامین!

عالمگیر نبوت — صاحبزادہ طارق محمود — 8

صحابہ کرامؓ کی عظمت اور محبت — مولانا احتشام الدین — 15

السلام علیکم.....فضائل ومسائل — مولانا سجاد الٰہی — 19

حضرت جلیبؓ کی شادی اور جہاد — سرفراز احمد — 22

گلہائے عقیدت — مولانا عبدالمنان — 24

احسان کے بدلے اور غیرت قومی کے دو عجیب نمونے — مرسلہ: مولانا عبدالستار حیدری — 29

ردقادیانیت!

مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں کے متعلق امت مسلمہ کا متفقہ فیصلہ — مولانا اللہ وسایا — 31

آنکھیں کھولئے — صاحبزادہ طارق محمود — 37

سچا نبی اور جھوٹا مدعی نبوت.....سیرت اور صورت کے تناظر میں — ناصر محمود — 43

متفرقات!

جماعتی سرگرمیاں! — ادارہ — 47

تبصرہ کتب — ادارہ — 54

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

جناب جنرل پرویز مشرف اور جناب شوکت عزیز کے نام کھلا خط!

پاکستانی پاسپورٹ میں خانہ مذہب کی بحالی کے اقدام پر اسلامیان وطن نے اطمینان کا سانس لیا ہی تھا کہ اب ایجنسیوں نے اس مسئلہ پر ایسی صورت حال پیدا کردی ہے جو انتہائی خطرناک ہے۔ ذیل کے واقعات پر توجہ فرما کر اس نئے اضطراب کو ختم کیا جائے:

۱...... جس دن لاہور میں شیعہ رہنما جناب غلام حسین نجفی کو دن دیہاڑے نشانہ بنایا گیا اسی روز ہی پنجاب اسمبلی میں منارٹیز الائنس کے ارکان' صوبائی اسمبلی پرویز رفیق' نوید عامر اور سلیم نے صوبائی اسمبلی کے سپیکر چیمبر میں قرارداد جمع کرائی کہ پاسپورٹ میں خانہ مذہب بحال نہ کیا جائے۔

۲...... قومی اسمبلی کی قائمہ رابطہ کمیٹی برائے داخلہ کے قائم مقام چیئرمین ملک نیاز احمد جکھڑ کی صدارت میں قرارداد منظور کی کہ پاسپورٹ میں خانہ مذہب بحال کرنے سے ملک کی ساکھ کو نقصان پہنچا ہے۔

جناب عالی! سینٹ کی ج سٹینڈنگ کمیٹی نے متفقہ طور پر اس سے قبل قرارداد منظور کی تھی کہ پاسپورٹ میں خانہ مذہب بحال کیا جائے۔ اسی طرح سرحد کی اسمبلی سے بھی اس قسم کی قرارداد منظور ہو چکی ہے۔ آج ایک صوبائی اسمبلی کی منظور کردہ قرارداد کے خلاف دوسری صوبائی اسمبلی میں بھی قرارداد کروانے کی کاوش اور سینٹ آف پاکستان کی سٹینڈنگ کمیٹی کی قرارداد کے خلاف قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی کی قرارداد منظور کرنا' اسمبلیوں کو اسمبلیوں اور سینٹ کو قومی اسمبلی کے مقابل لاکھڑا کرنا' ملک کو نئے بحران میں مبتلا کرنے کے مترادف ہے۔ قادیانی لابی جنہوں نے پچیس سال سے موجود پاسپورٹ میں خانہ مذہب کو حذف کرایا۔ اسے سٹاف اور نادرا کی غلطی کہہ کر معاملہ کو چلتا کیا گیا۔ اس سازش کے ذمہ داران کے خلاف تادیبی کاروائی نہ کرنے کی وجوہات اور پس منظر سے آپ سے بڑھ کر کون واقف حال ہوگا؟۔ لیکن بظاہر اگر کاروائی کردی جاتی تو یہ لابی شیر دل نہ ہوتی۔ اب انہوں نے بھانت بھانت کی بولیاں بلوا کر مذہبی انارکی اور خانہ جنگی کی طرف روڑا پھینکا ہے۔ اس کا بروقت تدارک ضروری ہے۔ قادیانی لابی نے جو چال چلی ہے اس پر گہرے غوروفکر اور مضبوط اقدام کی ضرورت ہے۔

۳...... ۹ مارچ کو اسلام آباد میں سابق پاک بحریہ کے قادیانی سربراہ ظفر چوہدری کے بیٹے عامر چوہدری کرنل ریٹائرڈ قادیانی کو رنگے ہاتھوں پکڑا گیا۔ وہ ۱۵ کروڑ ماہانہ ملک کو نقصان پہنچا رہا تھا۔ اس کے خلاف

کیا اقدام ہوا؟۔

۴...... رسول پورتارڑ ضلع حافظ آباد میں پاکستانی قادیانی کورا کا ایجنٹ ہونے پر گرفتار کیا گیا۔ اسلحہ وبم اس سے برآمد ہوئے۔ اس کے خلاف مزید کیا اقدام ہوا؟۔

۵...... پاکستان کی قومی وصوبائی اسمبلیوں اور سینٹ میں جتنی نمائندگی اقلیتوں کو دی گئی ہے۔ پوری دنیا (یورپ وامریکہ) میں کہیں یہ رعایت مسلم اقلیتوں کو حاصل ہے؟۔ نہیں اور بالکل نہیں تو اس کے باوجود پاکستانی منارٹیز الائنس کا مسلم اکثریت کی رائے عامہ کو نظرانداز کرنا دانشمندی قرار دیا جاسکتا ہے؟۔

۶...... ایک جائز دینی امر کے لئے اسلامیان وطن نے آئینی حدود میں رہ کر جدوجہد کی جس کے نتیجہ میں وفاقی وزارتی کمیٹی اور وفاقی کابینہ نے بحالی خانہ مذہب کا آرڈر کیا۔ اس پر عمل درآمد کب ہوگا۔ ابتدائی مرحلہ میں اس کے خلاف یہ مختلف روشن خیالی کے علمبردار دانشور اور دیگر حلقوں کا سیخ پا ہونا کیا وہی عمل تو نہیں دھرایا جارہا کہ گزشتہ دور حکومت میں (جب جناب چوہدری شجاعت حسین وفاقی وزیر داخلہ تھے) شناختی کارڈ میں خانہ مذہب کی شمولیت کا اعلان کر کے اس سے انحراف کیا گیا۔ کیونکہ اس دور میں قادیانی لابی نے پس منظر میں رہ کر پیش منظر پر اقلیتوں کو لاکھڑا کیا اور حکومت کے انحراف کے لئے وجہ جواز بنادیا گیا۔ اب بھی ایسے ہورہا ہے۔ بہت ہی ٹھنڈے دل ودماغ سے اس صورت حال پر نظر رکھنا ملکی مفاد کا عین تقاضہ ہے۔

۷...... جناب صدر صاحب! وزیراعظم صاحب! بہت ہی دکھے دل سے آپ سے عرض ہے کہ کیا پاکستان کی بنیاد دوقومی نظریہ پر نہ تھی؟۔ پاسپورٹ میں خانہ مذہب قادیانی لابی کی حرمین شریفین جانے میں سفری دستاویزی رکاوٹ نہیں ہے؟۔ اس پر پاکستان کی ساکھ کو خراب کرنے کا واویلا یا سفری دستاویز کو مذہبی دستاویز کی پھبتی' سراسر زیادتی اور انصاف کے قتل کے مترادف ہے۔

۸...... آئینی حدود میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی جدوجہد کرنا۔ آپ ہم سب مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہے۔ ایک جائز دینی مطالبہ جس پر پچیس سال سے عمل ہورہا تھا۔ اسے نظرانداز کرنا اور چار ماہ تک اسے لٹکائے رکھنا' خانہ مذہب کو بیکار سمجھ کر پاسپورٹ سے نکال دینا' ان کارندوں کے خلاف تادیبی کاروائی نہ کرنا' وزارتی کمیٹی اور پھر کابینہ کا فیصلہ اور اس پر عمل درآمد کے لئے رکاوٹیں کھڑی کرنا۔ کیا یہ ایسے معاملات نہیں کہ جن پر آپ حضرات جیسے طاقتور حکمران توجہ دیں۔ توجہ فرمایئے۔ پچیس سال سے اس خانہ کے ہوتے ہوئے نہ پاکستان کی ساکھ خراب ہوئی اور نہ سفری دستاویز مذہبی دستاویز بنی۔ اب بحال ہونے کا آرڈر ہوگیا تو پاکستان کی ساکھ کے علمبردار میدان عمل میں آگئے۔

طوالت کی معافی کے ساتھ آپ سے درخواستگار ہے کہ فیصلہ پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے۔ جو بغیر خانہ

مذہب کے پاسپورٹ جاری ہوئے انہیں واپس لیا جائے۔ حالات کی ستم ظریفی ملاحظہ فرمائی جائے کہ آج ایک مسلمان کو اپنے مسلم حکمران کے سامنے وضاحت کرنی پڑی کہ مسئلہ ختم نبوت سے ہمارے کوئی سیاسی مقاصد نہیں۔ دونوں یا سیاسی قد کاٹھ کی بھڑوتی کے لئے اس مقدس مسئلہ ختم نبوت کو آڑ بنانا ہم گناہ عظیم یقین کرتے ہیں۔ ہماری جائز درخواست پر توجہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بروقت متذکرہ امور پر توجہ کی توفیق عنایت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ہم رحمت عالم کی ختم المرسلینی کو گواہ بنا کر وعدہ کرتے ہیں کہ اس مسئلہ کے مکمل حل ہونے تک اپنی جدوجہد کو جاری رکھیں گے۔ مولائے کریم ہم سب کے حامی وناصر ہوں۔ آمین!

فقیر اللہ وسایا!
رابطہ سیکرٹری آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان
صدر دفتر حضوری باغ روڈ ملتان فون: 0300-7314337

ایک مستحسن اقدام......گنی بساؤ میں قادیانیوں پر پابندی!

معاصر روزنامہ پاکستان نے 12 مارچ 2005ء کی اشاعت میں ایک خوش آئند خبر شائع کی ہے کہ افریقہ کے ملک ''گنی بساؤ'' میں حکومت نے قادیانیوں کی سرگرمیوں پر پابندی لگادی ہے۔ تفصیلات کے مطابق حکومت کے ترجمان نے بتایا کہ یہ اقدام قومی اتحاد کو یقینی بنانے کی خاطر کیا گیا ہے۔

افریقی ممالک اپنی پسماندگی اور غربت کی وجہ سے مختلف مشنریوں بالخصوص قادیانی اور مسیحی مشنریوں کی آماجگاہ بنے رہے ہیں۔ گنی بساؤ شمال مغربی افریقہ کا ایک چھوٹا سا ملک ہے جس کی کل آبادی بارہ لاکھ بتائی جاتی ہے۔ جبکہ گنی کی کل آبادی ستر لاکھ ہے۔ اس میں مسلمانوں کا تناسب 38 فیصد ہے۔ تفصیلات کے مطابق قادیانی جماعت کی گنی بساؤ میں 30 عبادت گاہیں اور سکول قائم ہیں۔ جن کے ذریعے قادیانی یہاں کے سادہ لوح اور مفلوک الحال افریقیوں کو ارتداد کے جال میں پھنسا کر ان کی دنیا وآخرت کو تباہ کرنے میں مصروف تھے۔ گنی بساؤ کی حکومت مبارک باد کی مستحق ہے جس نے قادیانیوں کی مذموم تبلیغی سرگرمیوں کا بروقت نوٹس لے کر ان پر پابندی عائد کی ہے۔

دیگر افریقی ممالک کی طرح گنی بھی قادیانی جماعت کا مرکز رہا ہے۔ خاص طور پر مرزا ناصر کے دور میں یہاں قادیانی مشنری کو کھل کر پر پرزے نکالنے کا موقع میسر آیا۔ اب جبکہ پوری دنیا میں میڈیا سرگرم عمل ہے تو گنی بساؤ کے عوام اور حکومت کو ابتدائی طور پر قادیانیت کی حقیقت کا علم ہوا ہے۔ وہ وقت دور نہیں جب انہیں پاکستانی اور دیگر اسلامی ممالک کی طرح وہاں بھی غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے گا۔ قیام پاکستان کے بعد سر ظفر اللہ خان قادیانی کو پاکستان کا وزیر خارجہ بنایا گیا۔ یہ بات آن دی ریکارڈ ہے کہ ظفر اللہ خان قادیانی نے پاکستان کے لئے کم اور قادیانیت کے فروغ

کے لئے زیادہ کام کیا۔ اپنا اعلیٰ منصب اور تمام سرکاری وسائل کو قادیانی مذہب کی تبلیغ وتشہیر کے لئے استعمال کیا۔ اس وقت کے اخبارات گواہ ہیں جن میں ظفر اللہ خان قادیانی کے خلاف صدائے بازگشت سنائی دی تھی۔

معاصر روزنامہ نوائے وقت نے تو اس وقت ایک اداریہ میں واشگاف الفاظ میں لکھا تھا کہ وزارت خارجہ عملاً قادیانیت کی تبلیغ وتشہیر میں مصروف ہے اور یہ کہ بیرون ملک پاکستان کے سفارت خانے قادیانیت کے اڈے بن گئے ہیں اور ان کے جماعتی دفاتر معلوم ہوتے ہیں۔ افسوس کہ سرظفر اللہ خان قادیانی کے خلاف کوئی سا اقدام نہیں اٹھایا جاسکا۔ سرظفر اللہ خان قادیانی پاکستانی حکومت کی بانسبت امریکہ کا زیادہ وفادار تھا۔ اس مہرے کو ہٹانا یا پاکستان حکومت کی کابینہ سے نکالنا حکومت وقت کے بس کی بات نہ تھی۔ وزیراعظم خواجہ ناظم الدین کے دور میں جب سرظفر اللہ خان قادیانی کی مذموم اسلام اور پاکستان دشمن سرگرمیوں کے خلاف تحریک ختم نبوت شروع ہوئی تو خواجہ ناظم الدین نے ان کے حوالہ سے اپنی بے بسی کا اعتراف مجلس عمل کے رہنماؤں کے سامنے کردیا تھا کہ اگر انہیں کابینہ سے نکالا گیا تو امریکہ نہ صرف یہ کہ ناراض ہوجائے گا بلکہ پاکستان کو ایک دانہ گندم تک نہ ملے گا۔ اس امر سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ سرظفر اللہ خان قادیانی کو کس قدر امریکی آشیرباد حاصل تھی اور وہ کس قدر پکا امریکی مہرہ تھا۔ قادیانی جماعت کو اب بھی امریکہ کی پشت پناہی حاصل ہے۔ ظفر اللہ خان قادیانی کی طرح پاکستان میں سول وفوجی محکموں میں کلیدی عہدوں پر براجمان قادیانی وطن اور قوم کی نسبت اپنی جماعت کے زیادہ وفادار ہیں اور جماعتی نصب العین کے تحت وہ قادیانیت کے تحفظ اور فروغ کے لئے سرگرم عمل ہیں۔

گنی بساؤ حکومت کے ترجمان کا بیان خاصہ معنی خیز اور قابل غور ہے کہ ان کے ملک میں قادیانیوں کی سرگرمیاں مسلمانوں کے استحکام کے لئے خطرہ ہیں۔ ایک چھوٹے سے ملک میں جہاں مسلمان صرف 38 فیصد ہیں وہاں پر صورت حال تشویش طلب ہے تو دیگر ممالک میں بھی یہی صورت حال ہوسکتی ہے۔ یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ قادیانی جہاں بھی ہوں وہ مسلمانوں کے لئے برابر خطرہ ہیں۔ کیونکہ وہ قادیانی مسلمانوں کے مفادات کے خلاف کام کریں گے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ کہ اسلام سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ وہ اسلام اور مسلمانوں کے متوازی مذہب اور قوم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اپنے الگ مذہبی تشخص اور صیہونی قوتوں کے ایجنٹ ہونے کی حیثیت سے قادیانیوں کے مفادات ہمیشہ مسلمانوں کے متحارب رہے ہیں۔

موجودہ حالات کے تناظر میں جبکہ ہماری حکومت امریکی مفادات کے تحفظ میں ''فرنٹ مین'' کا کردار ادا کررہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ قادیانیوں کے بارے میں انتہائی نرم گوشہ رکھتی ہے۔ گنی بساؤ حکومت کا حالیہ اقدام ہماری حکومت کے لئے قابل تقلید اور قابل غور اقدام کی حیثیت رکھتا ہے۔ قادیانیت کے خلاف کام کرنے والی مذہبی جماعتوں کو افریقی ممالک میں قادیانیت کے اثرات کو زائل کرنے کے لئے مشترکہ لائحہ عمل مرتب کرنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ پسماندہ افریقی مسلمان ارتداد کے چنگل سے نجات حاصل کرسکیں۔

دو واقعات.....ٹسٹ کیس!

یہ خبر جس طرح چونکا دینے والی اور محب وطن افراد کے لئے لرزہ خیز ہے۔ لیکن حکومتی ردعمل میں سردمہری اور بے التفاتی سے صاف عیاں ہو رہا ہے کہ موجودہ حکومت قادیانیوں کو مکمل تحفظ فراہم کر رہی ہے۔ خبر قارئین گزشتہ شمارہ میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ پاکستان ٹیلی کمیونی کیشن اتھارٹی ایف آئی اے اور پی ٹی سی ایل کی مشترکہ ٹیموں نے پوسٹل سٹاف کالج اسلام آباد میں قائم غیر قانونی انٹرنیشنل ٹیلی فون گیٹ وے چلانے والے پاک فضائیہ کے سابق سربراہ ائر مارشل ریٹائرڈ ظفر چوہدری کے فرزند ریٹائرڈ لیفٹیننٹ کرنل عامر چوہدری کو موقع پر گرفتار کر لیا۔ محکمانہ رپورٹ کے مطابق پی ٹی سی ایل کو 20 لاکھ روپے سے زائد ماہانہ نقصان ہو رہا تھا۔ اخباری اطلاعات کے مطابق یہ غیر قانونی گیٹ وے جون 2004ء میں قائم کیا گیا تھا۔ اس حساب سے حکومت اور محکمہ پی ٹی سی ایل کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچایا گیا۔

اس خبر سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ قادیانیوں کے ہاتھ کتنے لمبے ہیں اور وہ پاکستان کے آئین اور قانون کے کتنے پابند ہیں؟۔ اس گھناؤنی واردات کے بعد حکومت کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں جو اندھا دھند قادیانیت نوازی کا مظاہرہ کر رہی ہے اور قادیانیوں کو تحفظ فراہم کر رہی ہے۔ قبل ازیں پنڈی بھٹیاں میں قادیانی (را کا ایجنٹ) کی گرفتاری کا غیر معمولی واقعہ بھی لمحہ فکریہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہر دو واقعات کے بعد حکومت کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں اور اسے حقیقت پسندی کا ثبوت دیتے ہوئے ان دونوں واقعات میں ملوث قومی ملزموں کو قرار واقعی سزا دلوانی چاہئے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حکومت ان دونوں واقعات کو وقت کے ساتھ ساتھ پس منظر میں دھکیل کر قادیانیت کی ساکھ کو بچانے کی کوشش کرے گی۔ یہ دونوں اہم واقعات حکومت کے لئے ٹسٹ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ وزیر اعظم شوکت عزیز کی حکومت قانون کی عملداری کی دعوے دار ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ وزیر اعظم کس میرٹ پر ان دونوں واقعات کا نوٹس لیتے ہیں اور اپنے عہدے اور فرائض منصبی کے تحت کس طرح انصاف کرتے ہیں؟۔

ان دونوں واقعات کے بعد یہ حقیقت کھل کر سامنے آ جاتی ہے کہ قادیانیوں کو وطن عزیز سے کوئی دلچسپی نہیں۔ قادیانی جماعت نظریاتی طور پر اور اقتصادی طور پر پاکستان کو تباہ کرنے کی بین الاقوامی سازش میں برابر کی شریک ہے۔ ورلڈ بینک کا پنجابی گروپ پاکستان کو اقتصادی طور پر مفلوج کرنے کی پالیسیاں وضع کرتا ہے۔ ہر قادیانی اپنی جماعت کا وفادار پہلے ہے اور پاکستان کا بعد میں۔ حالیہ واقعات میں قادیانی ذاتی حیثیت سے نہیں جماعتی حیثیت سے ملوث ہیں۔ یہ دونوں واقعات غیر معمولی حیثیت کے حامل ہیں۔ دینی حلقے اور بالخصوص اینٹی قادیانی دینی جماعتیں منتظر ہیں کہ حکومت مکمل تحقیقات کو منظر عام پر لاتی ہے یا غائب کرتی ہے۔ یہ حکومت کی اپنی صوابدید پر ہے کہ وہ اپنی ساکھ کا کیسا معیار قائم کرتی ہے۔

صاحبزادہ طارق محمود

عالمگیر نبوت!

”قل یاایھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعا ۔ “ترجمہ:...... ”اے محمد ﷺ آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سب انسانوں کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔“

بنیادی عقیدہ

ختم نبوت کا عقیدہ اپنی فضیلت اور اہمت کے اعتبار سے اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے جس پر دین کی عمارت استوار ہے۔ ظہور اسلام سے لے کر اب تک اہل اسلام کا فیصلہ ہے کہ سرور کائنات ﷺ کے بعد قیامت تک کسی نوع کا کوئی نیا نبی اور رسول نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ کا لایا ہوا پیغام خدا کا آخری پیغام ہے۔ حضور اقدس ﷺ کی وحی آخری وحی ہے۔ آپ ﷺ پر اترنے والی کتاب رشد وہدایت کی آخری کتاب ہے اور امام الانبیاء ﷺ کی نبوت ورسالت اور شریعت بھی آخری ہے۔

برسول ما شریعت ختم کرد

درجہ کمال

مسئلہ ختم نبوت سمجھنے سے پہلے یہ یقین وایمان رکھئے کہ اللہ رب العزت نے حضور اقدس ﷺ کی محبوبیت اور شان کے صدقے انہیں جو کچھ بھی دیا کمال درجے تک عطا فرمایا۔ سیرت طیبہ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ:

- ...... اگر معاملہ ہو عبادت کا تو آپ ﷺ جیسا عابد کوئی نہیں۔
- ...... اگر معاملہ ہو زہد کا تو آپ ﷺ جیسا زاہد کوئی نہیں۔
- ...... اگر معاملہ ہو شہادت کا تو آپ ﷺ جیسا شاہد کوئی نہیں۔
- ...... اگر معاملہ ہو بشارت کا تو آپ ﷺ جیسا بشیر کوئی نہیں۔
- ...... اگر معاملہ ہو ڈرانے کا تو آپ ﷺ جیسا نذیر کوئی نہیں۔
- ...... اگر معاملہ ہو شفقت کا تو آپ ﷺ جیسا شفیق کوئی نہیں۔
- ...... اگر معاملہ ہو علم کا تو آپ ﷺ جیسا علیم کوئی نہیں۔
- ...... اگر معاملہ ہو صداقت کا تو آپ ﷺ جیسا صادق کوئی نہیں۔
- ...... اگر معاملہ ہو امانت کا تو آپ ﷺ جیسا امین کوئی نہیں۔

✿...... اگر معاملہ ہو رسالت کا تو آپ ﷺ جیسا رسول کوئی نہیں۔

✿...... اگر معاملہ ہو نبوت کا تو آپ ﷺ جیسا خاتم النبیین کوئی نہیں۔

جناب رسالت مآب ﷺ کی شان صرف نبی ہونا نہیں۔ کیونکہ یہ شان تو سب انبیاء علیہم السلام میں مشترک ہے۔ اس کے علاوہ کمالات نبوت میں اضافہ اور مراتب نبوت میں سربلندی بھی سرکار دو عالم ﷺ کی معراج و ملتجا نہیں۔ کیونکہ: ''تلك الرسل فضلنا بعضهم علیٰ بعض ۰ سورة بقره آیت ۲۵۳ '' ترجمہ:...... ''ہم نے بعض نبیوں کو بعض نبیوں پر فضیلت عطا کی۔''

امتیازی وصف

سرکار دو عالم ﷺ کی نبوت کا امتیازی وصف اور اعزاز یہ ہے کہ آپ ﷺ کو خاتم النبیین بنایا گیا۔ آپ ﷺ امام الانبیاء اور سرتاج الانبیاء ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نور نبوت میں سب نبیوں کے محسن اور مربی ہیں۔ کیونکہ آپ ﷺ کی نبوت مطلع انوار سے ان تمام نبیوں کی نبوتیں روشن ہوئیں۔ آقائے نامدار ﷺ کے صدقے انہیں نبوتیں عطا ہوئیں۔ آپ ﷺ کے طفیل انہیں کتاب و حکمت اور وحی کے خزانے ملے۔ حضور ﷺ کی سیرت پاک سے پتہ چلتا ہے کہ نور نبوت حضور اقدس ﷺ سے چلا اور آپ ﷺ پر ہی ختم ہوگیا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ یہی شان خاتم کی ہوتی ہے کہ اس سے اس کے وصف خاص کی ابتداء ہوتی ہے اور اسی پر انتہا بھی ہو جاتی ہے۔ چنانچہ رحمت دو عالم ﷺ وصف نبوت کے لحاظ سے صرف نبی نہیں بلکہ خاتم النبیین ہیں۔

عالمگیر نبوت

مسئلہ ختم نبوت کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہادی برحق ﷺ کی ہمہ گیر اور عالمگیر نبوت کو سمجھا جائے۔ دنیا میں جتنے انبیاء علیہم السلام آئے ان کی نبوتیں' رسالتیں' شریعتیں' احکامات' تعلیمات اور پیغامات محدود تھے اور ان کا زمانہ بھی محدود تھا۔ کوئی فقط اپنی قوم کا نبی تھا تو کسی کی نبوت کا دائرہ مخصوص علاقے یا خطے تک محدود تھا۔ گویا ہر نبی کی دعوت قومی یا مقامی ہوتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ان انبیاء علیہم السلام کے اٹھ جانے کے بعد ان کی نبوت و رسالت باقی رہتی نہ کتاب شریعت۔ تعلیم وحی اور نہ ہی ان کے معجزات باقی رہتے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مذہب و شریعت آگے نہ بڑھ سکی۔ انسانی رشد و ہدایت کے اس سلسلہ کو رواں دواں رکھنے کے لئے سلسلہ انبیاء علیہم السلام جاری رہا۔ لیکن ان نبیوں کا پیغام ہمہ گیر تھا اور نہ ہی ان کی نبوت و رسالت عالمگیر تھی کہ جو سارے عالم اور بھٹکی ہوئی انسانیت کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی۔ یہ شرف و امتیاز صرف اور صرف رحمت کائنات ﷺ کی نبوت کو حاصل ہوا: ''كان النبي يبعث الىٰ قومه خاصته الى الناس كافته ۰''

ہر نبی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور میں سارے انسانوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ سرکار دو عالم ﷺ کی نبوت عالمگیر اور دعوت ہمہ گیر تھی جسے روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں تک پہنچنا تھا۔ آقائے برحق ﷺ کی

نبوت کا فیض پندرہ سو برس سے جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہمارے پیغمبر ﷺ کی نبوت ورسالت اور دعوت نے کل عالم کے انسانوں کو اپنی آغوش رحمت میں لے رکھا ہے۔

نسل انسانی کے نبی

حضور اقدس ﷺ کی نبوت کی عالمگیریت ختم نبوت کی واضح دلیل ہے۔ سرکار دو عالم ﷺ کی منفرد نبوت تمام زمان ومکان کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ قرآن مجید گواہی دیتا ہے کہ:

’’قل یاایھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعا۰ الذی لہ ملک السماوات والارض لا الہ الا ھو یحیی ویمیت۰ فآمنوا باللّٰہ ورسلہ النبی الامی الذی یومن باللّٰہ وکلماتہ واتبعوہ لعلکم تھتدون۰ سورۃ اعراف آیت ۱۵۸‘‘

ترجمہ:...... ’’اے محمد ﷺ آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ جس کی حکومت سب آسمانوں اور زمین میں قائم ہے۔ اس کے سوا اور کوئی حقیقی معبود نہیں ہے۔ وہ زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔ سو لوگو! اللہ پر ایمان لاؤ۔ اس کے نبی امی پر بھی ایمان لاؤ۔‘‘

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نسل بنی آدم علیہ السلام کو خطاب کر رہے ہیں۔ روئے سخن تمام مخلوق انسانی کی طرف ہے۔ اس میں نہ کالے اور گورے کا امتیاز ہے۔ نہ زرد اور گندمی رنگ والے کا امتیاز ہے۔ نہ عربی وعجمی کا امتیاز ہے۔ نہ خطہ وعلاقہ کی تمیز ہے۔ فقط لفظ ’’الناس‘‘ بولا گیا ہے۔ جس سے مراد ہر وہ شخص ہے جس کے گوشت پوست میں روح ڈالی گئی ہے۔ اس میں وہ انسان بھی شامل ہیں جو دنیا میں موجود ہیں اور وہ بھی شامل ہیں جو دنیا میں آنے والے ہیں۔ یہ لفظ جمیعاً! انسانوں کی اجتماعیت کو ظاہر کرتا ہے۔ لفظ وسیع معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ قرآن مجید میں لفظ جمیعاً! کئی جگہ انہی معنوں میں آیا ہے۔

’’من قتل نفساً بغیر نفس اوفساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا۰ ومن احیاھا فکانما احیاالناس جمیعا۰ سورۃ مائدہ آیت ۳۲‘‘

ترجمہ:...... ’’اگر کسی نے ایک انسان کو جان بوجھ کر قتل کر دیا گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے ایک شخص کی جان بچائی گویا اس نے تمام انسانوں کی جان بچائی۔‘‘

آیت مذکورہ میں جمیعا! کا لفظ مزید وضاحت کے لئے آیا ہے اور شبہ کو دور کرنے کے لئے لایا گیا ہے کہ کہیں یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ نبی مکرم ﷺ صرف اپنے زمانے کے انسانوں کے نبی ہیں۔ جمیعا کا لفظ کہہ کر اس تصور کو واضح کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ کائنات میں پیدا ہونے والے ہر فرد کے رسول ہیں۔ جناب محمد مصطفیٰ ﷺ قیامت تک آنے والی نسل بنی آدم علیہ السلام یعنی انسانوں کے رسول ہیں۔ خواہ وہ دنیا کے کسی خطے‘ کسی علاقے‘ کسی ملک یا کسی گوشے سے تعلق رکھتے ہوں۔

پس ثابت ہوا جہاں جہاں نسل انسانی کے نشان ہوں گے وہاں وہاں محمد مصطفیٰ ﷺ نبی آخر الزماں ہوں گے۔ جمیعا کا لفظ حضور اکرم ﷺ کی نبوت ورسالت کی سرداری‘ سربلندی‘ جامعیت‘ مقبولیت اور وسعت کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اس آیت میں جمیعا کے بعد مالک کائنات اپنی کبریائی بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ میں ہی وہ خدا ہوں جس کی حکومت سب آسمانوں اور زمین میں قائم ہے۔ آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ جہاں اپنی قدرت وکبریائی کا اظہار کررہے ہیں۔ وہاں اپنے محبوب ﷺ کی عظمت اور شان بھی بیان کررہے ہیں۔ دیکھئے پوری آیت پڑھئے تو معلوم ہوگا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کا ذکر پہلے اور اپنا ذکر بعد میں کیا ہے۔ اپنے بعد اپنے محبوب ﷺ کا ذکر کرکے اس کی نبوت کے فضائل ومحاسن بیان کئے۔ معلوم ہوا کہ اللہ رب العزت اپنے محبوب پیغمبر ﷺ کی جامع اور عالمگیر نبوت کا ذکر کرکے آپ ﷺ کی عظمت اور شان اجاگر کررہے ہیں۔ اسی اظہار محبت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ارشاد فرمانا کہ وہ آسمانوں اور زمین کا مالک ہے۔ کسی خاص نکتے کی غمازی کرتا ہے۔ دیکھئے آیت میں پہلے ذکر رسالت کا پھر ذکر توحید کا اور پھر ذکر رسالت۔ کوئی ایسی اہم بات ضرور ہے جو اللہ تعالیٰ کہنا چاہتے ہیں۔ اس میں کلام نہیں کہ یہ زمین وآسمان اسی کے بنائے ہوئے ہیں۔ وہی ان کا خالق ومالک ہے۔ آخر یہ زمین وآسمان یہ کائنات کس کے لئے بنائی گئی؟۔

گر ارض وسما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

ایک روایت سے حقیقت منکشف ہوتی ہے۔ فرمایا کہ: ’’لولاک لما خلقت الافلاک‘‘ ترجمہ:...... ’’اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو زمین وآسمان پیدا نہ کرتا۔‘‘

اللہ رب العزت کو یہ بتانا مقصود ہے کہ کملی والے یہ زمین‘ یہ کائنات اور یہ سارے آسمان میں نے تیرے لئے بنائے ہیں۔ یہ میری قدرت کے شاہکار ہیں۔ ان میں حکومت وحکمرانی بھی میری ہے۔ لہٰذا زمین وآسمانوں کی وسعتوں میں جہاں جہاں میری حکومت ہوگی وہاں میرے محبوب ﷺ تیری نبوت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت وکمال کا ذکر کرنے سے پہلے فرمایا: ’’انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعا۰‘‘ ترجمہ:...... ’’یعنی بے شک تم سب لوگوں کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں۔‘‘

معلوم ہوا کہ آقائے نامدار ﷺ تمام انسانوں کے نبی ہیں۔ اسی لئے جمیعا کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اس کے برعکس حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے۔ اسی لئے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ:

’’واذ قال عیسیٰ ابن مریم یبنی اسرائیل انی رسول اللّٰہ الیکم۰ سورۃ صف آیت ۶‘‘ ترجمہ:...... ’’اور جب کہا عیسیٰ بن مریم نے کہ اے بنی اسرائیل میں رسول ہوں تمہاری طرف۔‘‘

چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت محدود تھی۔ وہ صرف اپنی قوم کے انسانوں کے نبی تھے۔ اس لئے ان کے مخاطب بھی وہی تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے الیکم کے بعد جمیعا کا لفظ نہیں بولا گیا۔ جبکہ سرور کائنات ﷺ

کی نبوت کے لئے جمیعا کا لفظ بولا گیا ہے۔ قرآن مجید میں کئی انبیاء علیہم السلام کا ذکر کرتے ہوئے شہادت دی گئی ہے کہ وہ اپنی قوم یا اپنی بستی کے نبی تھے۔ گویا ان کی نبوت محدود تھی۔ جبکہ امام الانبیاء ﷺ کی نبوت غیر محدود ہے۔

سب کا نبی

اب بات واضح ہوگئی کہ سب کے لئے اور سب کا نبی صرف عرب کا نبی نہیں ہوسکتا۔ عجم کا نبی نہیں ہوسکتا۔ مخصوص خطے یا علاقے کا نبی نہیں ہوسکتا۔ بلکہ سب کا نبی وہی ہوسکتا ہے جس کی ہمہ گیر نبوت اور عالمگیر رسالت زمین اور آسمانوں تک پھیلی ہوئی ہو۔ یہ انفرادیت صرف تاجدار ختم الرسل ﷺ کو حاصل ہے کہ آپ ﷺ صرف زمین ہی کے نہیں۔ بلکہ آسمانوں کے بھی نبی ہیں۔ کل جنات کے نبی ہیں۔ کل فرشتوں کے نبی ہیں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ کل نبیوں کے نبی ہیں۔ اس تفصیل کے بعد ہمارا ایمان ہونا چاہئے کہ حضور اکرم ﷺ صرف اپنے زمانے کے نہیں بلکہ تمام زمانوں کے نبی ہیں۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

''انارسول من ادرکه حیاه من یولد بعدی · ابن سعد '' ترجمہ:......''میں ان لوگوں کے لئے بھی نبی ہوں جن کو اپنی زندگی میں پاؤں اور ان کے لئے بھی جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔''

تمام جہانوں کے نبی

''ومارسلناك الا رحمته للعالمین · '' ترجمہ:......''ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''..........''ومارسلناك الا كافته للناس · '' ترجمہ:......''ہم نے آپ ﷺ کو تمام انسانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیات شہادت دے رہی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کو کسی ایک جہاں کے لئے نہیں بلکہ سارے جہانوں کے لئے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی عظمت کے قربان جائیے جس نے اپنے محبوب ﷺ کی نبوت ورسالت کا ذکر کس شان سے کیا ہے۔

پہلی آیت میں ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ دوسری آیت میں وضاحت ہے کہ ہم نے آپ ﷺ کو تمام انسانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ معلوم یہ ہوا کہ آقائے نامدار ﷺ ان جہانوں کے بھی نبی ہیں جہاں انسان بستے ہیں اور جہانوں کے بھی نبی ہیں جہاں انسان نہیں بستے۔ جناب رسالت مآب ﷺ ان جہانوں کے بھی نبی ہیں جو ہمیں معلوم ہیں اور ان جہانوں کے بھی نبی ہیں جو ابھی دریافت نہیں ہوئے۔ بقول علامہ اقبال مرحوم:

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں
ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

رحمت کائنات ﷺ عالم لاہوت' عالم ملکوت' عالم انس وجن' عالم تجرو حجر' عالم نباتات' عالم جمادات' عالم ناسوت' عالم پست وبالا' عالم جبروت' عالم ارواح' عالم برزخ' عالم شہادت اور عالم آخرت یعنی تمام عالموں کے نبی ہیں۔اس کے علاوہ وہ عالم جن کا علم خدا کو ہے ہمیں نہیں وہ بھی ہادی برحق ﷺ کی نبوت ورسالت سے سیراب ہورہے ہیں۔

عالمگیر کتاب

جس طرح سرور کائنات ﷺ کی نبوت عالمگیر اور تمام جماعتوں کے لئے ہے۔اسی طرح آپ ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید بھی تمام جہانوں کے لئے۔اس کتاب کی عالمگیریت ملاحظہ ہو:

''تبارك الله نزل الفرقان علىٰ عبده ليكون للعالمين نذيرا ۰ سورة فرقان آيت ۱ ''ترجمہ:......''بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس نے اپنے خاص بندے پر فیصلہ کرنے والی کتاب (قرآن مجید) کو نازل کیا۔تاکہ وہ تمام اہل عالم کو ڈرانے والا ہو۔''

''ان هو الا ذكر للعالمين ۰ ''ترجمہ:......''یہ قرآن مجید تو تمام اقوام عالم کے لئے ایک نصیحت ہے۔''

''وماهو الا ذكر للعالمين ۰ ''ترجمہ:......''وہ قرآن مجید تو تمام اقوام عالم کے لئے ایک نصیحت ہے۔''

مندرجہ بالا تینوں آیات میں قرآن مجید کو تمام جہانوں کی کتاب قرار دیا گیا ہے۔ہمارا ایمان ہے کہ قرآن مجید ایسی جامع اور اعلیٰ کتاب ہے جو تمام اقوام عالم کے لئے دستور العمل ہے اور نسل بنی آدم علیہ السلام کی رشد وہدایت اور اس کی فلاح ونجات کا آفاقی خزانہ ہے۔قرآن مجید ایسی ہمہ گیر کتاب ہے جس میں نظام حیات بھی اور ضابطہ حیات بھی۔چونکہ یہ کتاب خدا کے محبوب ﷺ پر نازل ہوئی۔اس لحاظ سے یہ خدا کے آخری رسول کی کتاب ہے اور اس کے بعد کسی اور کتاب کے نزول کا امکان قطعاً باقی نہیں۔اپنی اہمیت اور فضیلت کے اعتبار سے یہ کتاب نہایت قیمتی ہے۔ہمیشہ قیمتی چیز کی حفاظت کی جاتی ہے۔چنانچہ اس قیمتی کتاب (قرآن مجید) کی حفاظت کا ذمہ سب سے بڑے محافظ خدا تعالیٰ نے خود اپنے ذمہ لیا ہے۔

''انا نحن نزلنا الذكر وانا له لحافظون ۰ سورة حجرات آيت ۹ ''ترجمہ:......''بے شک ہم نے یہ کتاب نازل کی اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''

اگر قرآن مجید کی تعلیم اور پیغام تمام عالم کے انسانوں کے لئے ہے تو پھر بلاشبہ جن پر قرآن مجید اترا ان کی نبوت ورسالت بھی تمام عالم اور تمام عالم کے لوگوں کے لئے ماننا پڑے گی۔قرآن مجید عالمگیر کتاب ہے۔اس کی دعوت تمام جہانوں کے لئے ہے۔حضور اکرم ﷺ کی نبوت عالمگیر ہے۔آپ ﷺ کی دعوت بھی تمام جہانوں کے لئے ہے۔جب قرآن مجید تمام جہانوں کے لئے ہے تو صاحب قرآن بھی تمام جہانوں کے لئے ہیں۔بلکہ تمام جہان قرآن اور صاحب قرآن کے لئے ہیں۔

ایک اور انداز

''وداعیاً الی اللہ باذنہ وسراجاً منیرا۔ سورۃ احزاب آیت ٤٦ ''اس آیت کریمہ میں تاجدار ختم نبوت کی پانچ صفات اور پانچ منصب بیان ہوئے ہیں۔

شاھد	شہادت دینے والا
مبشر	بشارت دینے والا
نذیر	ڈرانے والا
داعی	دعوت دینے والا
سراجا منیرا	روشن آفتاب

اس آیت میں حضور اکرم ﷺ کی عالمگیر عظمت ورفعت بیان کی گئی ہے۔ اس پر تفصیلاً بہت کچھ عرض کیا جاسکتا ہے۔ لیکن سردست رسول اللہ ﷺ کی نبوت ورسالت کے عالمگیریت اور ہمہ گیریت پہلو پر مختصر روشنی ڈالیں گے۔ آسمان' ستاروں' سیاروں' چانداور سورج سے مزین ہے۔ لیکن ان تمام میں سورج کو جو کمال حاصل ہے وہ کسی کو نصیب نہیں۔ سورج کی بڑی صفت یہ ہے کہ وہ نہ صرف خود روشن ہے بلکہ دوسروں کو بھی روشن کرتا ہے۔ نہ صرف خود چمکتا ہے بلکہ دوسروں کو بھی چمکانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ روشنی کے سلسلہ میں چاند' ستارے اور سیارے بھی آفتاب عالم کے مرہون منت ہیں۔ اپنی مسلمہ اہمیت اور حقیقت کی بناء پر سورج بلاشبہ آسمان کا بے تاج بادشاہ ہے۔ دنیوی طور پر سورج کے بے شمار فائدے ہیں۔ جن میں سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ وہ ہماری تاریک دنیا کو روشن کرتا ہے۔ یہ اس کی ہمہ گیر خصوصیت ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ بھی اپنی اہمیت وفضیلت اور عالمگیریت کے باعث ہدایت آسمانی کے روشن آفتاب ہیں۔ جو خود بھی روشن ہیں اور جنہوں نے تمام نبیوں کی نبوتوں کو بھی روشن کررکھا ہے۔ یہ شاہ کونین ﷺ کا فیض وکرم ہے کہ اب تک رشد وہدایت کی مشعلیں روشن ہیں۔ سورج نہ ہوتا تو سارا عالم تاریک رہتا۔ اگر آمنہ کے دریتیم کی نبوت کا آفتاب طلوع نہ ہوتا تو ساری دنیا کفر وشرک' فسق وفجور' ظلمت وانتشار میں ڈوب جاتی۔ اللہ رب العزت نے اپنے محبوب رحمت للعالمین ﷺ کو سراجاً منیرا! کہہ کر ان کی ہمہ گیر نبوت اور عالمگیر رسالت کو واضح اور سربلند کیا ہے۔

محترم قارئین! سارے مضمون کا خلاصہ اور نچوڑ یہ ہے کہ سابقہ تمام انبیاء کی نبوتیں محدود تھیں۔ جبکہ تاجدار ختم نبوت کی رسالت عالمگیر ہے۔ جس کا پرچم قیامت تک لہراتا رہے گا۔ جس کا سکہ قیامت تک جاری رہے گا۔ لہذا کسی نئی نبوت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ ﷺ کی نبوت ورسالت سے وابستہ رکھے اور آپ ﷺ کا سچا امتی اور غلام بنائے۔ آمین!

مولانا شیخ احتشام الدین ندوی*

صحابہ کرام کی عظمت ومحبت اور ان سے وابستگی

نبی کریم ﷺ کی دعوت کے نتیجہ میں جو معاشرہ منصۂ شہود پر آیا وہ صحابہ کرامؓ کا معاشرہ تھا جس سے زیادہ دلکش کامل اور تمام انسانی محاسن سے آراستہ چشم فلک نے کبھی نہیں دیکھا تھا اور تاریخ انسانی اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے' چنانچہ اس معاشرے کا تعارف اسی کے ایک عظیم فرد کی زبان سے سنئے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں" ابر الناس قلوبا' اعمقهم علما اقلهم تكلفا" وہ نیک دل' پاکباز' علم میں گہرائی وگیرائی والے اور کم گفتار تھے۔ اگر صحابہ کرام کے معاشرہ کا کسی دوسرے معاشرے سے موازنہ کیا جائے تو مجموعی حیثیت سے اسی کا پلہ بھاری نظر آئے گا اور ایسا کیوں نہ ہو' نبی کریم ﷺ کی تربیت ونگہداشت نے ان کو سیرت وکردار' اخلاق وعادت کے اعلیٰ مقام پر پہونچا دیا تھا آپ کی تربیت نے ان کو کندن بنادیا تھا۔

قرآن اور احادیث نبویہ کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ زندگی کے تمام معاملات میں کس قدر کھرے اور پختہ نظر آتے ہیں۔ اطاعت کیشی' فرمانبرداری' امتثال امر ان کی بنیادی صفت تھی' ان کا ہم پر یہ حق ہے کہ ان کے زندہ وتابندہ نقوش کو اپنے دلوں کے نہاں خانوں میں بسایا جائے۔ ان کی زندگی کے عملی نمونوں کو ہر لمحہ اپنی نگاہوں کے سامنے رکھیں۔ ان سے وابستگی اور تعلق پر فخر واعتزاز محسوس کریں۔ حدیث میں صاف طور پر اللہ کے رسول محمد ﷺ نے فرمایا وعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهديين عضوا عليها بالنواجذ

آج مسلمان جس پر آشوب دور اور ناگفتہ بہ حالات میں زندگی بسر کر رہے ہیں ان پر طرح طرح کی مصیبتیں' اور آزمائشیں' پریشانیوں کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں۔ فلسطین' افغانستان اور اسلام کے دوسرے ممالک میں اسلام دشمن طاقتیں اپنی تمام تر کوششیں مسلمانوں کو مٹانے اور اسلام کو صفحہ ہستی سے ناپید کرنے پر متحد ومتفق ہو کر سامنے آچکی ہیں۔ اور اس کے علاوہ پوری دنیا کے مسلمان عجیب وغریب کسمپرسی' یاس وقنوطیت کا شکار ہیں' ان کے اسلامی جذبات اور اسلامی روح جو ان کے اندر پیغمبر اسلام نے پیدا کی تھی وہ بالکل مفقود ہوتی جارہی ہے۔ ان کا اسلامی تشخص

* دار عرفات تکیہ کلاں رائے بریلی لکھنؤ (یوپی) انڈیا

بالکل خطرہ میں ہے۔ایسے حالات میں یاس وقنوطیت اور نا امیدی کی بجائے حوصلہ و ہمت عزم محکم اور عمل پیہم اور جہد مسلسل کی ضرورت ہے کیونکہ مسلمانوں کا تعلق ایک ایسی قوم اور ایسے مذہب سے ہے جس کا ماضی بڑا تابناک اور روشن رہا ہے اور ہمیں اپنے حال و مستقبل کی حفاظت اور تفوق و بالادستی کے لئے حیران و پریشان اور آہ و فغاں کی ہرگز ضرورت نہیں۔مسلمانوں کو اپنے مستقبل کو تابناک اور روشن بنانے کے لئے اپنے ماضی کی طرف دیکھنا ہے اور اس کے عملی نمونوں کو پیش نظر رکھ کر کارگاہ حیات میں قدم رکھنا ہے اس موقع پر راقم السطور کو حضرت العلامہ شبلی نعمانی کی وہ حوصلہ افزاء بات یاد آ رہی ہے جو انہوں نے ایک موقع پر تحریر فرمائی تھی یقیناً وہ بات آب زر سے لکھنے کے لائق ہے بلکہ ہر جگہ اس کو آویزاں کیا جائے تاکہ مسلمانوں کے حوصلوں اور ولولوں میں اضافہ ہو اور وہی جوش جنوں پیدا ہو جائے جو قرن اول میں صحابہ کرام میں پایا جاتا تھا چنانچہ علامہ شبلی نعمانی کا وہ اقتباس ملاحظہ فرمائیں:

"یورپ کا کوئی ماضی نہیں اس لئے وہ مستقبل کے اندھیروں میں جدھر چاہے ٹھوکریں کھاتا پھرے لیکن اسلام کا ماضی اتنا شاندار ہے کہ مسلمانوں کی ترقی آگے بڑھنے کی بجائے پیچھے ہٹنے میں ہے یہاں تک ہٹتے ہٹتے خیر القرون عہد صحابہ بلکہ خود حضور ﷺ کے عہد مبارک تک جا پہونچیں"

موجودہ حالات کا واحد حل یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی بابرکت شخصیات اور ان کی زندگی کے عملی نمونوں کا سہارا لیا جائے۔ان کو سامنے رکھ کر کارگاہ حیات میں قدم رکھا جائے۔ اور ان کی عظمت و محبت کے نقوش سے اپنے قلوب کو آراستہ کیا جائے۔کیونکہ مسلمانوں کی کامیابی کا اصل راز اسی میں مضمر ہے۔

صحابہ کرامؓ کی عظمت و محبت کو اللہ تعالیٰ کے نبی محمد ﷺ نے کبھی اس انداز سے اجاگر فرمایا: اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم " اور کبھی اس انداز سے ان کی عظمت و محبت کو تفوق و بالادستی عطا فرمائی۔ فمن احبهم فبحبی أحبهم ومن أبغضهم فببغض أبغضهم وخير القرون قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم..

قرآن و احادیث کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کا کتنا مقام بلند فرمایا اور ان کو پوری امت اسلامیہ کیلئے معیاری انسان قرار دیا۔انہیں کو نبی کریمؐ کے بعد اصل میزان اور اصل کسوٹی قرار دیا گیا۔ان کی عظمت و محبت کی اس سے بڑی کیا دلیل ہو سکتی ہے صحابہ کرام کی محبت نبی کریم کی محبت قرار پائی۔ان سے وابستگی نبی کریم سے وابستگی کے مترادف قرار دی گئی ان کی محبت اور عظمت کو ایمان کا جزو قرار دیا گیا۔ان سے بغض و حسد اور نفرت و بیزاری کفر کی علامت شمار کی گئی لہذا ایک انسان جو مسلمان ہونے کا دعویدار تو ہو لیکن اس کا دل صحابہ کرام کی

محبت وعظمت سے سرشار نہ ہو اور ان کی عظمت ومحبت کے زندہ وتابندہ نقوش اس کے دل کے تہہ خانوں سے بالکل مفقود ہو گئے ہوں اور اس کا ساز محبت صحابہ کرام کے ساز محبت سے میل نہ کھاتا ہو تو وہ گوشت و پوست کا ڈھانچہ تو ہو سکتا ہے لیکن اس کو کامل انسان قرار نہیں دیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کا صاف ارشاد ہے:

"ومن یشاقق الرسول من بعد ماتبین لہ الھدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولیہ ماتولی ونصلہ جھنم وساءت مصیرا" (سورۃ النساء۔آیت ۱۱۰)

مذکورہ آیت کا مطالعہ کیجئے' تمام مفسرین کی اس بات پر اتفاق ہے کہ "غیر سبیل المؤمنین" سے صحابہ کرام کی جماعت مراد ہے۔ اس آیت کی روشنی میں وہ لوگ اندازہ لگائیں جو صحابہ کرام کی عظمت ان کے وقار ان کی دین متین سے وابستگی اور تعلق کو کالعدم قرار دیتے ہیں' دین کے راستے میں ان کی کاوشوں اور محنتوں کے منکر ہیں' ان کی زندگی ان کو مکمل معیار نظر نہیں آتا ان کا اعتراف ان کے حلق سے نہیں اترتا' وہ خود اپنا انجام سوچ سکتے ہیں' کیونکہ صحابہ کرام کی عظمت ومحبت' ان کے طریقے سے اعراض وروگردانی' ضلالت وگمراہی کا پیش خیمہ ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور اگر وہ اپنے دل میں ان کی طرف سے کینہ رکھتا ہے تو وہ دراصل شیطان کا پیرو ہے کیونکہ وہ اللہ کے برگزیدہ بندوں اور امت محمدیہ کے بہترین طبقہ کے خلاف اپنے دل میں دشمنی رکھتا ہے۔ اگر وہ مرنے سے پہلے اپنی اس روش سے توبہ نہیں کرتا تو حقیقت یہ ہے کہ اس کا خاتمہ بالخیر نہیں ہے' کیونکہ صحابہ کرامؓ اسلام کی ایسی بیش قیمت اور زریں زنجیریں کہ اگر اس کے ایک حلقہ (کڑی) کو بھی جدا کر دیا جائے تو معلوم ہے کیا ہوگا؟ ہمارا سارا دین غیر مستند قرار پائے گا' ہمارا علمی تفوق و بالادستی اور اسلامی تہذیب وتمدن کا سارا ذخیرہ ملیامیٹ ہو کر رہ جائے گا۔

اس سلسلہ میں حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کا ایک اقتباس ذکر کرنا مناسب ہے جو بڑی اہمیت کا حامل ہے:

"صحابہ کرام ایمان کی کھیتی' نبوت کی فصل' دعوت اسلامی کا ثمر اور رسالت محمدیہ کا عظیم الشان کارنامہ ہیں' ان کی سیرت واخلاق میں جو حسن نظر آتا ہے وہ نبوت محمدی کی جلوہ سامانیوں کا پرتو ہے' ان سے زیادہ عظیم الشان اور تابناک تاریخ کسی دوسرے طبقہ کی ملنی مشکل ہے۔"

قرآن کریم میں مسلمانوں کو یہ دعا سکھائی گئی ہے: ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک رؤف رحیم۔ (سورۃ الحشر۔۱۰)

امام قرطبیؒ نے فرمایا کہ یہ آیت دلیل ہے کہ صحابہ کرام کی محبت ہم پر واجب ہے۔

حضرت امام مالکؒ نے فرمایا "جو شخص کسی صحابی کو برا کہے یا اس کے متعلق برائی کا اعتقاد رکھے اس کا

مسلمانوں کے مال فئی میں کوئی حصہ نہیں اور چونکہ مال فئی میں حصہ ہر مسلمان کا ہے تو جس کا اس میں حصہ نہیں اس کا اسلام وایمان مشکوک ہوگیا۔"

حضرت عائشہؓ نے فرمایا "میں نے تمہارے نبی ﷺ سے سنا کہ یہ امت اس وقت تک ہلاک نہ ہوگی جب تک اس کے پچھلے لوگ اگلوں پر لعنت وملامت نہ کریں۔

عوام بن حوشب نے فرمایا: میں نے اس امت کے پہلے لوگوں کو اس بات پر مستقیم اور مضبوط پایا کہ وہ لوگوں کو یہ تلقین کرتے تھے کہ صحابہ کرام کے فضائل ومحاسن بیان کیا کرو تاکہ لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت وعظمت پیدا ہو اور وہ مشاجرات اور اختلاف جو ان کے درمیان پیش آئے۔ ان کا ذکر نہ کیا کرو جس سے ان کی جرات بڑھے (اور وہ بے ادب ہو جائیں)

حضرت مولانا عبدالماجد دریا آبادیؒ اس آیت کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:

"محققین ومتکلمین نے لکھا ہے کہ جب دوسرے مؤمنین کے لئے دعاواستغفار اور ان کی طرف سے حسد وبغض سے برأت عامہ مؤمنین کی شان ہے تو صحابہ کرام جو امت کے خواص ہی میں نہیں اخص الخواص تھے ان کے لئے یہ کیسے قابل تسلیم ہوسکتا ہے کہ وہ عارضی اختلافات اور تنازعات کی بنا پر ایک دوسرے کے بدخواہ اور ایک دوسرے کے حق میں لغّان ہوگئے ہوں" (تفسیر ماجدی ص ۱۰۹ مطبوعہ تاج کمپنی لاہور)

عمرو بن شرجیل کا یہ قول بڑا عبرت آموز ہے' کہتے ہیں کہ رافضی یہود ونصاریٰ سے بھی ایک قدم آگے ہیں اگر یہود سے پوچھا جائے کہ تمہاری ملت میں سب سے افضل کون ہے تو وہ جواب دیں گے کہ اصحاب موسیٰ علیہ السلام' عیسائیوں سے یہی سوال کیا جائے تو کہیں گے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے حواری۔ لیکن اگر رافضیوں سے پوچھا جائے کہ "من شر اھل ملتکم" تمہاری ملت میں بدترین لوگ کون ہیں تو یہ بدبخت جواب دیں گے "اصحاب محمد ﷺ"

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ صحابہ کرامؓ سے محبت وتعلق ایمان کا جزو ہے اور ایمان کی نشانی ہے اور ان سے بغض ونفرت حسد وبیزاری کفر ونفاق کی علامت ہے۔ موجودہ حالات کا تقاضہ یہی ہے کہ مسلمان صحابہ کرامؓ کی عظمت ومحبت سے اپنے دلوں کو معمور کریں ان کی زندگی کو اپنی زندگی کا آئیڈیل بنائیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے بعد ان سے زیادہ کامل اور معیاری نمونہ کسی کی شخصیت میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو ان کی محبت وعظمت کی قیمتی دولت سے نوازیں۔

ماہنامہ الحق نومبر ۲۰۰۴ء

حضرت مولانا سجاد الٰہی

السلام علیکم......فضائل ومسائل احادیث کی روشنی میں!

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ تم لوگ جنت میں داخل نہ ہوگے جس وقت تک ایمان نہ لاؤ اور تم لوگوں کا ایمان مکمل نہ ہوگا جب تک تم لوگ باہمی طور پر ایک دوسرے سے محبت نہ کرو اور میں تم کو ایسا کام نہ بتلاؤں کہ جب تم اس کو انجام دو تو باہمی طور پر محبت کرنے لگو۔ وہ کام یہ ہے کہ تم آپس میں السلام علیکم! کو خوب پھیلاؤ۔

سلام کا طریقہ

1...... جب کوئی کسی کو سلام کرے تو یوں کہے کہ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! سلامتی ہو تم پر اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت ہو۔ اور جب کسی کو سلام کا جواب دے تو یوں کہے کہ وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! اور تم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ اور جب کسی اہل کتاب یہودی ونصرانی یا کسی بھی غیر مسلم کو سلام کرے تو السلام علی من التبع الهدیٰ! یا صرف علیك! یا پھر علیکم! سے کرو۔ اور اسی طرح اگر اہل کتاب یا غیر مسلم کے سلام کا جواب دے تو یہ کہے کہ وعلیك! یا پھر علیکم! اور جب کسی شخص کا سلام کسی دوسرے شخص کے ذریعے پہنچے تو یہ کہے کہ علیك وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! یعنی تم پر اور اس پر دونوں پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

2...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ چھوٹا بڑے کو اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے لوگ زیادہ کو سلام کریں۔ سواری والا پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔ جب کوئی شخص دوسرے سے علیحدہ ہو کر دوبارہ ملاقات کرے تو سلام کرنا چاہئے۔ جیسا کہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں میں سے جب کوئی شخص اپنے بھائی سے ملاقات کرے تو اس کو سلام کرے اور اگر دونوں کے درمیان کوئی درخت یا دیوار یا پتھر آڑ ہو جائے تو پھر ملاقات کرے تو پھر سلام کرنا چاہئے۔

مسائل سلام

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کا بچوں کے پاس سے گزر ہوا۔ جو کہ کھیل رہے تھے تو آپ ﷺ نے ان کو سلام کیا۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ تم لوگوں میں سے جب کوئی شخص کسی مجلس میں جائے تو السلام علیکم کہے۔ پھر مجلس سے اٹھنے لگے تو سلام کرے۔ اس لئے کہ مجلس کی پہلی حالت اس کی آخری سے

زیادہ حق دار نہیں ہے۔ یعنی آتے ہوئے سلام کیا جائے اور جاتے ہوئے سلام نہ کیا جائے۔ جماعت میں سے کوئی ایک شخص سلام کا جواب دیدے تو کافی ہے۔ جیسا کہ حضرت علی المرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر ایک جماعت گزرے اور ان میں سے کوئی ایک سلام کرے تو پوری جماعت کا سلام متصور ہوگا اور بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک کا بھی جواب دینا کافی ہوگا۔

بوقت سلام مصافحہ کرنا

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب دو مسلمان ملاقات کریں اور اللہ جل شانہ کی حمد وثناء بیان کریں اور اس سے بخشش مانگیں تو ان کی بخشش ہوگی۔ اور حضرت براءؓ سے ہی دوسری روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب دو مسلمان شخص ایک دوسرے سے ملاقات کریں اور دونوں دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کریں تو ان کے علیحدہ ہونے سے پہلے ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

نوٹ: گناہ معاف کئے جاتے ہیں سے مراد صغیرہ گناہ ہیں۔ کیونکہ کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔

حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے مجھے بلا بھیجا۔ جب میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے مجھے گلے لگایا۔ یہ منظر نہایت عمدہ تھا۔

بوقت ملاقات ہاتھ کا بوسہ لینا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک واقعہ بیان کیا کہ ہم لوگ آپ ﷺ کے پاس گئے اور ہم نے آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک کا بوسہ لیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ولی کامل متبع سنت اور متقی شخص کے ہاتھ کا بوسہ لینا درست ہے۔

آنکھوں کے درمیان کا بوسہ لینا

حضرت شعبیؒ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت جعفر بن ابی طالبؓ سے ملاقات کی تو آپ ﷺ نے ان سے معانقہ فرمایا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

ابوداؤد میں حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ: ’’ان اولی الناس من بداء بالسلام ۰‘‘

ترجمہ:…… ’’بلاشبہ لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص زیادہ مقرب ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔‘‘

تشریح: اس حدیث کے مخاطبین وہ لوگ ہیں جو سلام کرنے کے حکم اور حقوق میں برابر ہوں۔ مثلاً دو شخص راستہ میں پیدل ملیں تو اب ان میں جو پہل کرے گا وہ اس فضیلت میں داخل ہوگا بخلاف اس کے کہ کوئی شخص کسی کے پاس جاتا ہے اور وہ پہلے سلام کرتا ہے تو وہ اس فضیلت میں داخل نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس کے ذمہ ہی تھا کہ وہ پہلے سلام کرے اور علمائے کرام نے فرمایا ہے کہ سلام کی ابتداء کرنے والے کی جو فضیلت اس حدیث شریف میں فرمائی گئی

ہے بظاہر اس کی دو وجہ ہیں۔ اول یہ کہ وہ نیک کام میں سبقت کرتا ہے۔ دوم یہ کہ وہ اپنے بھائی کی خیر خواہی چاہتا ہے اور سلام کے ذریعہ دعا دیتا ہے کہ تجھ پر سلامتی ہو یا سلام کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے اسم مبارک کا سایہ تجھ پر رہے۔ اس میں بھی دعا ہے اور اگر سلام کا یہ ترجمہ کریں جو بعض علمائے کرام کرتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تیرے حالات سے واقف ہے۔ لہٰذا تو اس سے غفلت نہ کر۔ اعمال اور آخرت کی فکر میں لگا رہ۔ اس صورت میں بھی وہ اپنے بھائی کی خیر خواہی چاہ رہا ہے۔

اسی وجہ سے حضرت عمرؓ کا فرمان ہے کہ تین چیزوں سے باہمی تعلقات میں استحکام پیدا ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ ملاقات کے وقت سلام سے ابتداء کرے۔ دوسرا یہ کہ اپنے مسلمان بھائی کو ایسا نام لے کر پکارے جس کو وہ پسند کرتا ہو۔ تیسرا یہ کہ جب مسلمان ملاقات کے لئے آئے تو اس کو عزت واحترام سے مجلس میں جگہ دے۔

دوسری حدیث میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ''کل معروف صدقة وان من المعروف ان تلقی اخاك بوجه طلق۔ '' ترجمہ:..... ''ہر نیکی صدقہ ہے اور یقیناً یہ بھی نیکی ہے کہ تم اپنے مسلمان بھائی سے چہرے کی بشاشت کے ساتھ ملو۔''

تشریح: اس حدیث شریف میں شریعت نے یہ تعلیم دی ہے کہ جب بھی کسی سے ملاقات کی جائے تو چہرے پر بشاشت وخوشی کے آثار ہوں۔ اس طرح ملاقات کرنے کو معروف اور نیکی فرمایا۔ اصل میں معروف کہتے ہیں ہر اس کام کو جس کو عقل سلیم یا شریعت اچھا سمجھتی ہو۔

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ اس طرح ملنے کو نیکی اس وجہ سے قرار دیا گیا کہ اس سے دوسرے شخص کو فرحت وخوشی محسوس ہوتی ہے اور مسلمان کے دل کو خوش کرنا بھی نیکی ہے۔ بعض علمائے کرام نے لکھا ہے کہ اگر تمہارا کوئی دشمن بھی تم سے ملاقات کرنے آئے تو اس وقت بھی یہی حکم ہوگا کہ اس سے بھی خوشی کے ساتھ ملاقات کی جائے۔ بہر حال یہ اسلام کی خصوصیت اور ہمہ گیری ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی اور بشاشت کے ساتھ ملنے کو بھی نیکی قرار دیا ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہمیں ہر کام میں اتباع سنت کا جذبہ عطا فرمائے۔ آمین!

موت اور آخرت کی تیاری!

حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''ہوشیار اور توانا وہ شخص ہے جو اپنے نفس کو قابو میں رکھے اور موت کے بعد کے لئے یعنی آخرت کی نجات وکامیابی کے لئے عمل کرے۔ اور نادان وناتواں وہ شخص ہے جو اپنے آپ کو اپنی خواہشات نفس کے تابع کردے۔ اور بجائے احکام خداوندی کے اپنے نفس کے تقاضوں پر چلتا رہے۔ اور پھر بھی اللہ رب العزت سے امیدیں باندھے۔'' (ترمذی وابن ماجہ)

مرسلہ: سرفراز احمد

حضرت جلیبؓ کی شادی اور جہاد!

ایک دفعہ حضور نبی کریم ﷺ تقریر فرمارہے تھے۔ ایک شخص جو کہ تن سے نیم عریاں' پاؤں ننگے اور سر پر ٹوپی تک نہ تھی رو رہا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے جب تقریر ختم کی تو اس کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تجھے کیا تکلیف ہے؟۔ اس شخص نے کہا یارسول اللہ ﷺ اگر اجازت ہو تو ان مسلمانوں کی کچھ شکایات آپ ﷺ سے کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں کی شکایات اچھی نہیں۔ اگر تجھے کوئی تکلیف ہو تو بتا۔ میں اسے رفع کرنے کی کوشش کروں گا۔ اس شخص نے کہا یارسول اللہ ﷺ تن چھپانے کو کپڑا نہیں۔ سر چھپانے کو چھپر نہیں۔ استعمال کو ساز و سامان نہیں۔ کھانے کو روٹی نہیں۔ کچھ بھی تو نہیں۔

حضور اکرم ﷺ نے شکایت دریافت کی تو کہا کہ بالوں سے چاندی ٹپکنے لگی ہے۔ ہر دن کسی نہ کسی آدمی کی منگنی یا شادی ہوتی ہے۔ مجھ سے ابھی تک کسی نے نہیں کہا کہ تیری شادی کرادوں۔ حضور اکرم ﷺ نے جواب دیا کہ اس وقت جاؤ اور میں تمہاری شادی کرادوں گا۔ وہ شخص چلا گیا۔

کچھ دنوں کے بعد ایک سوداگر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ حضور اکرم ﷺ میری بیٹی جوان سال ہے اور وقت ہے کہ اس کا نکاح کرادوں۔ آپ ﷺ جہاں مناسب سمجھیں اس کا نکاح کرادیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت تم جاؤ۔ میں جس کو تمہارے ہاں بھیجوں اس سے اپنی بیٹی کا نکاح کرادینا۔ سوداگر وہاں سے رخصت ہوا۔

حضور اکرم ﷺ نے اس شخص کو جس کا نام جلیبؓ تھا بلوایا اور فرمایا کہ فلاں سوداگر کے پاس چلے جاؤ اور میرا نام لو۔ باقی بندوبست میں نے کر رکھا ہے۔ جلیبؓ وہاں چل دیئے اور سوداگر کے دروازے پر دستک دی۔ سوداگر نکلا تو جلیبؓ نے کہا کہ مجھے حضور ﷺ نے بھیجا ہے۔

سوداگر نے دل میں سوچا خدایا یہ آدمی تن سے ننگا صرف ایک دھوتی پہنے گھر تو درکنار اس کے پاس تو کھانے کو کچھ نہیں۔ یہ میری بیٹی کو کیا خوش رکھے گا۔ لیکن منہ سے کچھ نہ بولا اور کہا کہ میں ابھی آتا ہوں۔ سوداگر گھر آیا اور بیوی سے مشورہ کرنے لگا۔ بیوی نے کہا کہ جلیبؓ جس کی فقیری اور غریبی سے سب لوگ آشنا ہیں۔ اس سے میری بیٹی کیا شادی کرے گی۔ بیٹی نے جو کہ قریب ہی آٹا گوندھ رہی تھی کہا کہ جلیبؓ کو اپنی نظروں سے نہ دیکھو۔ اسے تو جس نے بھیجا ہے اس کی نظروں سے دیکھو۔ وہ کتنا امیر ہے اور دونوں جہانوں کا سردار ہے۔

جلیبؓ حضور اکرم ﷺ کے پاس پہنچا اور شادی کے لئے رقم کا مطالبہ کیا۔ حضور ﷺ نے اسے حضرت عثمان

ذوالنورینؓ کے پاس بھیجا۔ حضرت عثمانؓ نے اسے ایک ہزار درہم دیئے اور کہا کہ اگر کم پڑ جائیں تو پھر آ جانا۔ جلیبؓ وہاں سے چل دیئے۔ راستے میں ایک شخص ملا۔ اس نے کہا کہ تم یہاں شادی کرنے میں خوش ہو۔ حضورﷺ تو جہاد کرنے گئے ہیں۔

جلیبؓ نے کہا کہ میرا محبوب جہاد کر رہا ہے اور میں شادی۔ وہاں سے سیدھا منڈی چل دیا اور شادی کے ان پیسوں سے ایک تلوار ایک ڈھال اور ایک گھوڑا خریدا اور سیدھا میدان جنگ روانہ ہو گیا۔ وہاں پہنچا تو حضور اکرمﷺ خود میدان جنگ میں کربستہ تھے۔ جلیبؓ میدان جنگ میں اترے اور ایسی دلیری' بے باکی' جوش اور ولولے سے جہاد کیا کہ چودہ کافروں کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور خود حضرت جلیبؓ کے سینے میں اسی سے زیادہ تیر پیوست ہوئے۔ جنگ ختم ہوئی تو حضور اکرمﷺ نے دریافت کیا کہ ہم تو جہاد کرنے نکل آئے۔ آج تو جلیبؓ کی شادی تھی۔ ایک صحابیؓ نے حضور نبی کریمﷺ کا ہاتھ مبارک تھام لیا اور جلیبؓ کے پاس لے گئے۔ چودہ کفار حضرت جلیبؓ کے اردگرد مرے پڑے تھے اور وہ خود ان کے درمیان پرانے لباس میں لپٹے ہوئے تھے۔

حضور سرور کائناتﷺ نے حضرت جلیبؓ کو دیکھا تو آپﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ جب جلیبؓ کا جنازہ جا رہا تھا تو حضورﷺ پنجوں کے بل چل رہے تھے۔ ایک صحابیؓ نے وجہ دریافت کی تو حضور اکرمﷺ نے فرمایا کہ جلیبؓ کے جنازے میں آسمان سے اتنے فرشتے آئے ہیں کہ مجھے خود پاؤں رکھنے کی جگہ نہیں ملتی۔

آج ہم لوگوں کے اعمال کیا ہیں؟۔ ہم خود دنیا و فیہا کے پرستار ہیں۔ ہمارے جنازے میں فرشتے آئیں گے؟۔ ہم جنت کے حقدار ہوں گے؟۔ اللہ رب العزت ہمیں امان دے۔

(بشکریہ ماہنامہ حق چاریار)

آقائے دو جہاںﷺ کا فرمان مبارک!

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے حضور سرور کائناتﷺ کا یہ ارشاد مبارک نقل کیا ہے کہ: ''جو مسلمان قرآن شریف پڑھتا ہے اس کی مثال ترنج کی سی ہے۔ اس کی خوشبو عمدہ ہوتی ہے اور مزہ بھی لذیذ اور جو مومن قرآن شریف نہ پڑھے اس کی مثال کھجور کی سی ہے کہ خوشبو کچھ نہیں مگر مزہ شیریں ہوتا ہے اور جو منافق قرآن شریف نہیں پڑھتا اس کی مثال حنظل کے پھل کی سی ہے کہ مزہ کڑوا اور خوشبو کچھ نہیں اور جو منافق قرآن شریف پڑھتا ہے اس کی مثال خوشبودار پھول کی سی ہے کہ خوشبو عمدہ اور مزہ کڑوا۔'' (رواہ البخاری' مسلم' نسائی' ابن ماجہ)

حضرت عمرؓ حضور اقدسﷺ کا یہ ارشاد مبارک نقل کرتے ہیں کہ: ''حق تعالیٰ شانہ' اس کتاب یعنی قرآن پاک کی وجہ سے کتنے ہی لوگوں کو بلند مرتبہ کرتا ہے اور کتنے ہی لوگوں کو پست و ذلیل کرتا ہے۔'' (رواہ مسلم)

مولانا عبدالمنان معاویہ

گلہائے عقیدت!

عرب کی سرزمین کفر وشرک کی ضلالتوں سے بھری پڑی تھی۔ کعبۃ اللہ میں تین سو ساٹھ بت سجا دیئے گئے تھے اور کعبہ کا برہنہ طواف کیا جاتا تھا۔ زنا اور شراب نوشی عام تھی۔ غرض کہ تمام برائیاں ان لوگوں میں جمع تھیں۔ ایسے وقت میں اللہ جل شانہ نے اپنے بندوں پر احسان فرمایا اور ان میں سے ایک نبی ان میں مبعوث فرمایا اور وہ نبیؐ نبی آخرالزماں تھے‘ وہ نبی سید الانبیاء تھے‘ وہ نبی امام الانبیاء تھے‘ وہ نبی سید الاولین والآخرین تھے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ نبی خاتم النبیین تھے۔

آپ ﷺ بارہ یا نو یا آٹھ ربیع الاول کو اس روئے زمین پر تشریف لائے۔ آپ کا آنا تھا کہ کفر وشرک کے چراغ بجھنے اور ہدایت کے چراغ جلنے لگے۔ آپ ﷺ کا آنا تھا کہ ضلالتوں کے اندھیرے ختم ہوئے اور آفتاب نبوت طلوع ہوا۔ آپ ﷺ کا آنا تھا کہ وہ لوگ جو بھٹکے ہوئے تھے راہ پانے لگے۔

اسی آقا کی آمد پر حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ یوں گویا ہوئے کہ:

”رات لیلۃ القدر بنی سنوری ہوئی نکلی اور خیر من الف شھر ! کی بانسری بجاتی ہوئی ساری دنیا میں پھیل گئی۔ موکلان شب قدر نے من کل امر سلام ! کی سیجیں بچھادیں۔ ملائکان ملاء الاعلیٰ ! نے تنزل الملائکۃ والروح فیھا ! کی شہنائیاں شام سے بجانا شروع کردیں۔ حوریں باذن ربھم ! کے پروانے ہاتھوں میں لے کر فردوس سے چل کھڑی ہوئیں اور ھی حتیٰ مطلع الفجر ! کی میعادی اجازت نے فرشتگان مغرب کو دنیا میں آنے کی رخصت دے دی۔ تارے نکلے اور طلوع ماہتاب سے پہلے عروس کائنات کی مانگ میں موتی بھر کر غائب ہوگئے۔ چاند نکلا اور اس نے فضائے عالم کو اپنی روانی ردائے سیمیں سے ڈھک دیا۔ آسمان کی گھومنے والی قوسیں آپ اپنے مرکز پر ٹھہر گئیں۔ بروج نے سیاروں کے پاؤں میں کیلیں ٹھونک دیں۔ ہوا جنبش سے‘ افلاک گردش سے‘ زمین چکر سے اور دریا بہنے سے رک گئے۔ کارخانہ قدرت کسی مقدس مہمان کا خیر مقدم کرنے کے لئے رات کے بعد اور صبح سے پہلے بالکل خاموش ہوگیا۔ انتظام واہتمام کی تکان نے چاند کی آنکھوں کو جھپکا دیا۔ نسیم سحری کی آنکھیں جوش خواب سے بند ہونے لگیں۔ پھولوں میں نکہت‘ کلیوں میں خوشبو اور کونپلوں میں مہک محو خواب ہوگئی۔ درختوں کے مشام خوشبوئے قدس سے ایسے مہکے کہ پتا پتا مخمور ہو کر سربسجود ہوگیا۔ ناقوس نے مندروں میں بتوں کے سامنے سر جھکانے کے بہانے آنکھ جھپکائی۔ برہمن سجدے کے حیلے سر بہ زمین ہوگیا۔ غرضیکہ کائنات کا ذرہ ذرہ اور قطرہ قطرہ

ایک منٹ کے لئے غیر متحرک ہوگیا۔ اس کے بعد وہ لمحہ آ گیا جس کے لئے یہ سب انتظامات کئے جارہے تھے۔ فرشتوں کے پرخوشیوں سے بھرے آسمانوں سے زمین پر اترنے لگے اور دنیا کے جمود میں ایک بیدار انقلاب پوشیدہ طور پر کام کرتا ہوا نظر آنے لگا۔ ملہم غیب نے منادی کی کہ افضل البشر خاتم الانبیاء سراپردہ لاہوت سے عالم ناسوت میں تشریف لانے والے ہیں۔''

حضرت مولانا آگے لکھتے ہیں کہ:

''حضرت عبداللہ کے گھر میں' حضرت آمنہ کی گود میں' حضرت عبدالمطلب کے گھرانے میں' ہاشم کے خاندان میں اور مکہ کے ایک مقدس مکان میں خلاصہ کائنات' فخر موجودات' محبوب خدا' امام الانبیاء' خاتم النبیین' رحمۃ للعالمین' حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ تشریف فرمائے بعد عزوجل ہوئے۔ سبحان اللہ! ربیع الاول کی بارہویں تاریخ کتنی مقدس ہے جس نے ایسی سعادت پائی اور پیر کا روز کتنا مبارک تھا جس میں حضور ﷺ نے نزول اجلال فرمایا۔ فتبارك الله احسن الخالقين!'' (ولادت نبوی ص 17 تا 18 از امام الہند حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ)

عظیم مورخ وسیرت نگار اسکالر اسلام جناب علامہ سید سلیمان ندویؒ فرماتے ہیں کہ:

''آنحضرت ﷺ کو آپ ﷺ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں میں دیکھو۔ یہ جامعیت کی صفت کاملہ پورے طور پر نمایاں ہوجائے گی۔ مکہ کے پیغمبر کو دیکھو۔ جب مکہ سے یثرب جاتے دیکھو تو کیا وہ پیغمبر تم کو یاد نہ آئے گا جو مصر سے مدین جاتا نظر آتا ہے۔ کوہ حرا کے غار نشین اور کوہ سینا کے تماشائی میں ایک حیثیت سے کیسی یکسائی نظر آتی ہے۔ مگر جو فرق ہے وہ یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھیں کھلی تھیں اور آنحضرت ﷺ کی بند۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام باہر دیکھ رہے تھے اور آنحضرت ﷺ اندر۔ کوہ زیتون پر وعظ کہنے والے پیغمبر (حضرت موسیٰ علیہ السلام) اور صفاء پر چڑھ کر یا معشر القریش کہہ کر پکارنے والے میں کتنی مشابہت ہے۔ بدر وحنین اور احزاب وتبوک والے سپہ سالار اور موابیوں اور عمونیوں اور احواریوں سے نبرد آزما پیغمبر (حضرت موسیٰ علیہ السلام) میں کس قدر مماثلت ہے۔ آنحضرت ﷺ نے مکہ کے سات سرداروں کے حق میں بددعا کی تو آپ ﷺ کی زندگی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مثل تھی۔ جب انہوں نے ان فرعونیوں پر بددعا کی جو معجزات پر معجزات دیکھنے کے باوجود ایمان نہ لائے اور جب آپ ﷺ نے احد میں اپنے قاتلوں اور دشمنوں کے حق میں دعائے خیر کی تو اسی وقت گویا آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قالب میں تھے جنہوں نے کبھی اپنے دشمنوں کا بھی برا نہیں چاہا۔ جب محمد رسول اللہ ﷺ کو تم مسجد نبوی کی عدالت گاہ اور پنچایتوں میں یا غزوات اور لڑائیوں میں دیکھو تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سیرت کا نقشہ کھنچ جائے۔ لیکن جب آپ ﷺ کو مکان کے حجروں میں' پہاڑوں کے غاروں میں' رات کی تنہائیوں میں اور تاریکیوں میں دیکھو تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جلوہ نظر آئے گا۔ شب وروز کے چوبیس گھنٹوں میں آپ ﷺ کی زبان مبارک کی دعاؤں اور

مناجاتوں کو سنو تو زبور والے حضرت داؤد علیہ السلام کا تم کو دھوکا ہوگا۔ فتح مکہ کے خدم و حشم اور بیرق و علم کے سائے میں آپ ﷺ کو دیکھو تو تزک واحتشام اور فوجوں والے سلیمان علیہ السلام کا مغالطہ ہوگا۔ اگر شعب ابی طالب میں آپ ﷺ کو تین برس اس طرح محصور دیکھو کہ کھانے کا سامان تک بھی وہاں نہ پہنچ سکے تو مصری قید کے پیغمبر حضرت یوسف علیہ السلام کا جلوہ دکھائی دے گا۔ غرض حضرت موسیٰ علیہ السلام قانون لے کر آئے۔ حضرت داؤد علیہ السلام دعا اور مناجات لے کر آئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام زہد و اخلاق لے کر آئے۔ مگر محمد رسول اللہ ﷺ قانون بھی لائے، دعا اور مناجات بھی لائے اور زہد و اخلاق بھی۔ ان سب کا مجموعہ الفاظ و معانی میں قرآن اور عمل میں سیرت محمدی ﷺ ہے۔'' (خطبات مدراس ص 100 تا 101 از سید سلیمان ندویؒ)

سابق چیف جسٹس اور نامور بریلوی عالم دین پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ حضرت آقائے نامدار ﷺ کی شان اقدس میں رقمطراز ہیں کہ:

''خیابان ہستی اجڑا پڑا تھا۔ خزاں کی چیرہ دستیوں سے گلوں کی نکہت افشانیوں اور عنادل کی نغمہ ریزیوں کی یاد تک بھی گلاشہ طاق نسیاں بن چکی تھیں۔ روشیں ویران تھیں اور آب جوئیں خشک۔ جہاں کبھی سبزہ نورومیدہ جنت نگاہ ہوا کرتا تھا وہاں خاک اڑ رہی تھی۔ یاس وقنوط کی ایک ہمہ گیر کیفیت طاری تھی کہ اچانک فاران کی چوٹیوں سے ایک گھنگھور گھٹا جس کا ہر قطرہ بہار آفریں اور جس کا ہر چھینٹا فردوس بداماں تھا۔ یہ گھٹا برسی اور خوب دل کھول کر برسی۔ یہاں تک کہ گلزار عالم میں پھر آثار حیات نمودار ہونے لگے۔ انسانیت کے پژمردہ چہرے پر پھر شباب و قوت کی سرمستیاں ظہور پذیر ہونے لگیں۔ خودداری و عزت نفس، شجاعت و ایثار کے افسردہ درختوں کی عدیاں شاخوں کو ازسرنو خلعت برگ و بار عطا ہوئی۔ قمریوں نے پھر عفت قلب و نظر کا نغمہ چھیڑا۔ توہمات و عقائد باطلہ کے قفس کی تتلیاں ایک ایک کر کے ٹوٹیں اور ہمائے بشریت کو توحید کی مقدس و مطہر رفعتوں سے پھر دعوت پرواز کرنے لگی۔ دنیا والوں نے اس شوخ و شنگ اور خیرات و برکات سے بھرپور گھٹا کو محمد (بہت ہی تعریف کیا گیا) صلی اللہ علیہ وسلم کے دلنواز نام سے پکارا۔ عالم بالا کے مکینوں نے اسے احمد (اپنے رب کا سب سے زیادہ ثناء خواں) کہا۔ لیکن حقیقت کی دلفریبیوں سے نقاب اس وقت اٹھا جب اس کے خالق و پروردگار نے اسے اپنی کائنات سے یوں روشناس کیا:

''(اے حبیب) ہم نے تجھ کو تمام جہانوں کے لئے صرف سراپا رحمت بنا کر بھیجا ہے۔'' (سورۃ الانبیاء)

اگر انسان اپنے محسن اعظم ﷺ کو پہچانتا۔ اس چراغ روشن سے تاریکیوں کے سینے چیرتا ہوا اس کی دکھائی ہوئی شاہراہ پر عزم و ہمت سے گامزن رہتا۔ اپنی سبک خرابی کو نفس کی رزیل خواہشات کی زنجیروں سے جکڑ نہ دیتا تو کاروان انسانیت جو ابھی تک ادھر ادھر بھٹک رہا ہے آج اس اعلیٰ وارفع منزل تک پہنچ گیا ہوتا جس کی جستجو کی تڑپ اس کی فطرت میں پنہاں ہے۔ لیکن صد حیف کہ ایسا نہ ہوا۔ آفتاب ہدایت طلوع ہوا تو اشرقت الارض بنور

دیکھا! زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھی۔ دریا و صحرا، کوہ و دامن میں اجالا ہو گیا اور ظلمتوں کو ویران گوشوں اور عمیق غاروں کی گہرائیوں کے سوا کہیں پناہ نہ ملی۔ لیکن ان عادی مجرموں کے عشرت کدوں میں صف ماتم بچھ گئی۔ جو رات کے گھپ اندھیروں میں ڈاکے ڈالتے تھے۔ ظلم و استبداد کے تاج و تخت کے وارثوں اور مالک و مملوک اور رئیس مرؤس کے تفرقوں سے اپنی قوت حاصل کرنے والوں کو اسلام کے عدل و انصاف اور حریت و مساوات کے اصولوں نے آتش زیر پا کر دیا۔ وہ چیخ چیخ کر اپنے خاندان باطل سے فریاد کرنے لگے کہ:

سینہ ما از محمد داغ داغ
از دم او کعبہ را گل شد چراغ
از ہلاک قیصر و کسریٰ سرود
نوجواناں راز دست مار بود
مذہب او قاطع ملک و نسب
از قریش و منکر از فضل عرب
درنگاہ او یکے بالا و پست
خانہ خود راز بے کیشاں بگیر
انتقام از وے بگیر اے کائنات

(سنت خیر الانام از پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ ص 20`21)

برادران اسلام! چند اسلامی اسکالروں کی سرور کونینؐ، ساقی کوثرؐ، تاجدار مدینہ، والی عرب و عجم ﷺ سے متعلق عقیدت آپ نے ملاحظہ فرمائی۔ اب چند یورپ کے مستشرقین کی سنئے کہ وہ حضرت عبداللہ کے لخت جگر اور حضرت آمنہ کے در یتیم محبوب کبریا خاتم الانبیاء ﷺ کے بارے میں کیا رائے دیتے ہیں:

ڈاکٹر اسپرنگر (Dr. Springev) اپنی کتاب سیرۃ محمدی ﷺ کے صفحہ 89 پر لکھتے ہیں کہ:

”محمد تیز فہم نہایت مرتبہ کے اعلیٰ نظر تھے۔ صاحب الرائے صائب اور عالی مذاق تھے۔“

نامور عیسائی مورخ ایڈورڈ گبن (Adwalcl Gibbon) تاریخ رومتہ الکبریٰ کی جلد 67 باب 50 میں رقمطراز ہیں کہ:

”محمد ﷺ کی حدیثیں بہت سے امر حق کی نصیحتیں اور ان کے افعال بہت سے نیکی کے نمونے ہیں۔ ان کے ازواج و اصحاب نے ان کی خلوت اور جلوت کے مآثر جمیلہ محفوظ کر رکھے ہیں۔ محمد ﷺ نے بتوں، انسانوں، ستاروں و سیاروں کی پرستش کو ایسے معقول طریقے سے رد کیا کہ اس کے معتقد بھی موحد کے لقب سے معروف ہو گئے۔“

باسورتھ سمتھ کے الفاظ ہیں کہ: ''ایک ایسی خوش بختی کی بنا پر جو تاریخ میں اپنی نظیر نہیں رکھتی۔''

محمد ﷺ تین عناصر کا بانی ہے۔ ایک قوم' ایک سلطنت اور ایک مذہب۔ تینوں کا بانی خود امی تھے۔ لیکن اس نے دنیا کو ایسی کتاب دی جو شعر ونغمہ بھی اپنے اندر رکھتی ہے اور آئین وقانون بھی۔ محمد ﷺ کا یہی معجزہ ہے۔ مستقل معجزہ۔ فی الحقیقت معجزہ۔

یہ تینوں حوالے شہید ملت اسلامیہ مورخ ومفکر اسلام علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی نوراللہ مرقدہ کی مایہ ناز کتاب ''اسلام سچا دین ہے'' کے ص 22 اور 30 سے لئے ہیں۔

برادران اسلام! دنیا میں ایسی جامع ومانع کمالات والی شخصیات کوئی نہیں جس کی شان مبارکہ میں اپنے بھی قصیدے لکھیں اور غیر بھی اس کی شان میں قصیدے لکھیں۔ اپنے بھی تعریف کریں اور غیر بھی تعریف کریں اور تھک ہار کر یہی کہنے پر مجبور ہو جائیں کہ:

تھکی ہے فکر رساں مدح باقی ہے
قلم ہے آبلہ پا مدح باقی ہے
ورق تمام ہوا مدح باقی ہے
تمام عمر لکھا مدح باقی ہے

اللہ جل شانہ آپ کو اور مجھے صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائیں۔ آمین!

اے مسلمان کچھ تو خیال کر......!

اے مسلمان! جب قادیانی تیرے نبی ﷺ کی ختم نبوت کے منکر ہیں تو وہ تیرے دوست کیسے؟...... جب قادیانی تیرے نبی ﷺ کی شان میں گستاخیاں کریں تو ان سے تیرا ملنا جلنا کیسا؟...... جو تیرے نبی ﷺ کے صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخیاں کریں' جو امہات المومنین کی شان میں گستاخیاں کریں تو ان سے تیرا کھانا پینا کیسا؟......اے مسلمان! جب تو کسی قادیانی کو سلام کرتا ہے جو تیرے نبی ﷺ کے دین سے غداری کرتا ہے تو تیرے ان عملوں سے گنبد خضریٰ میں حضور سرور کائنات ﷺ کے دل کو تکلیف پہنچتی ہے......اے مسلمان! جب تو قادیانی مصنوعات (شیزان کمپنی) یا کسی اور طرح سے کاروبار یا لین دین کرتا ہے تو اپنے پیارے آقا خاتم الانبیاء ﷺ کے دشمنوں کو مضبوط کرتا ہے......اے مسلمان! تیری اپنے آقا رئیس الانبیاء محمد عربی ﷺ کے دشمنوں سے دوستیاں اور ہمدردیاں...... جبکہ اپنے نبی سید الانبیاء ﷺ سے بے وفائی کیوں؟......اے مسلمان! کچھ تو خیال کر......!

قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کر کے آقائے دوجہاں خاتم النبیین ﷺ سے سچی محبت کا ثبوت دیں۔

مراسلہ: مولانا عبدالستار حیدری

احسان کے بدلے اور غیرت قومی کے دو عجیب نمونے!

حضرت سعد بن معاذؓ کو واقعہ خندق میں تیر کا شدید زخم پہنچا تھا۔ حضرت محمد رسول اللہﷺ نے ان کی تیمارداری کے لئے مسجد نبوی کے احاطہ میں ایک خیمہ لگوا کر اس میں ٹھہرا دیا تھا۔ رسول اللہﷺ کے فرمان کے مطابق بنوقریظہ کے قیدیوں کا فیصلہ ان پر چھوڑ دیا گیا۔ انہوں نے یہ فیصلہ دیا کہ ان میں سے جو جنگ کرنے والے جوان ہیں وہ قتل کر دیئے جائیں اور عورتوں' بچوں اور بوڑھوں کے ساتھ جنگی قیدیوں کا معاملہ کیا جائے جو اسلام میں معروف ہے۔ یہی فیصلہ نافذ کر دیا گیا اور اس فیصلے کے فوراً بعد ہی حضرت سعد بن معاذؓ کے زخم سے خون بہہ پڑا۔ اسی میں ان کی وفات ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دونوں دعائیں قبول فرمائیں۔ ایک یہ کہ آئندہ قریش کا رسول اللہﷺ پر کوئی حملہ نہ ہوگا۔ دوسرے بنوقریظہ کی غداری کی سزا ان کو مل جائے۔ وہ اللہ تعالیٰ نے انہی کے ذریعہ دلوادی۔

جن کو قتل کرنا تجویز ہوا تھا ان میں سے بعض مسلمان ہو جانے کی وجہ سے آزاد کر دیئے گئے۔ عطیہ قرظیؓ جو صحابہ کرامؓ میں معروف ہیں انہی لوگوں میں سے ہیں۔ انہی لوگوں میں زبیر بن باطا بھی تھے۔ ان کو حضرت ثابت بن قیس بن شماسؓ صحابی نے آنحضرتﷺ سے درخواست کر کے آزاد کرا دیا جس کا سبب یہ تھا کہ زبیر بن باطا نے ان پر زمانہ جاہلیت میں ایک احسان کیا تھا۔ وہ یہ کہ جاہلیت کے زمانے کی جنگ میں بعاث بن ثابت بن قیسؓ قید ہو کر زبیر بن باطا کے قبضہ میں آ گئے تھے۔ زبیر بن باطا نے ان کے سر کے بال کاٹ کر ان کو آزاد کر دیا۔ قتل نہیں کیا تھا۔ حضرت ثابت بن قیسؓ زبیر بن باطا کی رہائی کا حکم حاصل کر کے ان کے پاس گئے اور کہا کہ میں نے یہ اس لئے کیا ہے کہ تمہارے اس احسان کا بدلہ چکا دوں جو تم نے جنگ بعاث میں مجھ پر کیا تھا۔ زبیر بن باطا نے کہا کہ بے شک شریف آدمی دوسرے شریف کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کرتا ہے۔ مگر یہ تو بتلاؤ کہ وہ آدمی زندہ رہ کر کیا کرے جس کے اہل وعیال نہ رہے ہوں۔ یہ سن کر ثابت بن قیس حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ان کے اہل وعیال کی بھی جان بخشی کر دی جائے۔ آپﷺ نے قبول فرما لیا۔ زبیر بن باطا کو اس کی اطلاع دی گئی تو یہ ایک قدم اور آگے بڑھے کہ ثابتؓ یہ تو بتلاؤ کہ کوئی انسان صاحب عیال کیسے زندہ رہے گا جب اس کے پاس کوئی مال نہ ہو۔ ثابت بن قیسؓ پھر رحمت کائناتﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کا مال بھی ان کو دلوا دیا۔ یہاں تک تو ایک مومن کی شرافت اور احسان شناسی کا قصہ تھا جو حضرت ثابت بن قیسؓ کی طرف ہوا۔

اب دوسرا رخ سنئے کہ زبیر بن باطا کو جب اپنے اور اپنے اہل وعیال کی آزادی اور اپنے مال ومتاع سب واپس مل جانے کا اطمینان ہو چکا تو اس نے حضرت ثابت بن قیسؓ سے قبائل یہود کے سرداروں کے متعلق سوال

کیا اور پوچھا کہ ابن ابی الحقیق کا کیا ہوا جس کا چہرہ چینی آئینہ جیسا تھا۔ حضرت ثابت بن قیسؓ نے بتلایا کہ وہ قتل کر دیا گیا۔ زبیر بن باطا نے پھر پوچھا کہ بنی قریظہ کے سردار کعب بن قریظہ اور عمرو بن قریظہ کا کیا انجام ہوا۔ حضرت ثابت بن قیسؓ نے بتلایا کہ یہ دونوں بھی قتل کر دیئے گئے۔ پھر دو جماعتوں کے متعلق سوال کیا۔ اس کے جواب میں زبیر بن باطا کو خبر دی گئی کہ وہ سب قتل کر دیئے گئے۔

یہ سن کر زبیر بن باطا نے حضرت ثابت بن قیسؓ سے کہا کہ آپ نے اپنے احسان کا بدلہ پورا کر دیا اور اپنی ذمہ داری کا حق ادا کر دیا۔ مگر میں اب اپنی زمین و جائیداد کو ان لوگوں کے بعد آباد نہیں کروں گا۔ مجھے بھی انہی لوگوں کے ساتھ شامل کر دو۔ یعنی قتل کر ڈالو۔ ثابت بن قیسؓ نے اس کو قتل کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر اس کے اصرار پر کسی دوسرے مسلمان نے اس کو قتل کر دیا۔

یہ ایک کافر کی غیرت قومی تھی جس نے سب کچھ ملنے کے بعد اپنے ساتھیوں کے بغیر زندہ رہنا پسند نہ کیا۔

ایک مومن اور ایک کافر کے یہ دونوں عمل ایک تاریخی یادگار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ بنو قریظہ کی یہ فتح ہجرت کے پانچویں سال میں ماہ ذیقعدہ کے آخر اور ذی الحجہ کے شروع میں ہوئی ہے۔ (قرطبی)

فیصل آباد میں قادیانی عبادت گاہ کی تعمیر بند کرائی جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات جناب مولوی فقیر محمد نے وزیر اعلیٰ پنجاب' ڈائریکٹر جنرل ہاؤسنگ پنجاب اور ڈائریکٹر ہاؤسنگ سے مطالبہ کیا ہے کہ مسلمانوں کی رہائشی کالونی پیپلز کالونی نمبر 1 واٹر ٹینکی نمبر 2 کے سامنے ایک قادیانی غیر مسلم کو 1954ء میں الاٹ شدہ پلاٹ پر دوسری مرتبہ قادیانی عبادت گاہ کی تعمیر بند کرائی جائے اور اس پلاٹ کو نیلام میں فروخت کیا جائے۔ انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ فیصل آباد کے ذمہ داران افسران کے خلاف مقدمہ چلایا جائے اور منسوخ شدہ پلاٹ کا تحفظ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اس غیر قانونی قادیانی عبادت گاہ کی تعمیر نہ روکی گئی تو مسلمان اسے خود روکنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

دریں اثناء جناب مولوی فقیر محمد صاحب نے وزیر اعظم پاکستان' وفاقی وزیر قانون اور وفاقی سیکرٹری پنجاب سے الگ الگ یادداشت کے ذریعے مطالبہ کیا ہے کہ پنجاب پراونشل کواپریٹو بینک فیصل آباد کے زونل چیف جنرل منیجر نے انتقامی کاروائی کے طور پر ریل بازار کی اٹھائیس دکانوں میں سے صرف ایک دکان جو کہ عرصہ 24 سال سے مولوی فقیر محمد انڈر ہے اور وہ باقاعدگی سے اس کے واجبات ادا کر رہے ہیں۔ مولوی فقیر محمد نے کہا کہ بے دخلی کے اس نوٹس کو فی الفور منسوخ کیا جائے۔

مولانا اللہ وسایا

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کے متعلق امت مسلمہ کا متفقہ فیصلہ!

اللہ رب العزت نے نبوت کی ابتداء حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے فرما کر اس کی انتہاء خاتم الانبیاء آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس پر فرمائی۔ چودہ سو سال سے مسلم امہ کا متفقہ عقیدہ چلا آ رہا ہے کہ جو آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا مدعی ہو وہ اور اس کے پیروکار دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹی نبوت کا مدعی تھا۔ چنانچہ مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں کے متعلق بھی امت مسلمہ نے کفر کا فتویٰ جاری کیا کہ وہ اپنے ان کفریہ عقائد کی بنیاد پر امت محمدیہ کا حصہ نہیں ہیں۔ ان کے عقائد یہ ہیں:

قادیانی عقائد......!

عقیدہ:۱...... قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ: کلمہ طیبہ ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔'' میں ''محمد رسول اللہ'' سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہے۔

چنانچہ مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتے ہیں کہ: ''مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لئے ہم (مرزائیوں) کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں! اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔''

(کلمۃ الفصل ص۱۵۸ مندرجہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مارچ اپریل ۱۹۱۵ء)

عقیدہ:۲...... قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ: ''چودہویں صدی سے تمام انسانیت کا رسول مرزا غلام احمد ہے۔'' (تذکرہ ص۳۶۰)

عقیدہ:۳...... قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ: ''رحمۃ للعالمین مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔'' (تذکرہ ص۸۳)

عقیدہ:۴...... قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ: ''آسمان و زمین اور تمام کائنات کو صرف غلام احمد کی خاطر پیدا کیا گیا: ''لولاک لما خلقت الافلاک'' (حقیقت الوحی ص۹۹)

عقیدہ:۵...... قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ: ''مرزا غلام احمد قادیانی کا آسمانی تخت تمام نبیوں سے اونچا ہے۔'' (حقیقت الوحی ص۸۹)

عقیدہ:۶...... قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ: ''نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کا زمانہ روحانی ترقیات کی طرف پہلا قدم تھا اور مرزا غلام احمد کے زمانہ میں روحانیت کی پوری تجلی ہوئی۔'' (خطبہ الہامیہ ص ۱۷۷)

عقیدہ:۷...... قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ: ''آنحضرت ﷺ کو چھوٹی فتح مبین نصیب ہوئی تھی اور بڑی فتح مبین مرزا غلام احمد کو ہوئی۔'' (خطبہ الہامیہ ص ۱۹۳)

عقیدہ:۸...... قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ: ''آنحضرت ﷺ کے زمانہ کا اسلام پہلی رات کے چاند کی طرح (یعنی بے نور) تھا اور مرزا غلام احمد کے زمانہ کا اسلام چودھویں رات کے چاند کی طرح تاباں و درخشاں ہے۔'' (خطبہ الہامیہ ص ۱۸۴)

عقیدہ:۹...... قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ: ''آنحضرت ﷺ کے معجزات تین ہزار تھے (تحفہ گولڑویہ ص ۶۳) اور مرزا غلام احمد کے معجزے تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔'' (حقیقت الوحی ص ۶۷)

عقیدہ:۱۰...... قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ:

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہو جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(اخبار بدر قادیان ج ۲ ش ۲ مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

عقیدہ:۱۱...... قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ: ''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تک ہر ایک نبی سے مرزا غلام احمد قادیانی پر ایمان لانے اور اس کی بیعت و نصرت کرنے کا عہد لیا تھا۔'' (اخبار الفضل ۱۹/۲۱ ستمبر ۱۹۱۵ء، الفضل ۲۶ فروری ۱۹۲۴ء)

عقیدہ:۱۲...... قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ: ''اگر حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام مرزا غلام احمد کے زمانے میں ہوتے تو ان کو مرزا قادیانی کی پیروی کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا۔'' (اخبار الفضل ۱۸ مارچ ۱۹۱۶ء)

عقیدہ:۱۳...... قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ:

غلام احمد عرش رب اکبر
مکاں اس کا ہے گویا لامکاں میں

(اخبار بدر ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

عقیدہ:۱۴...... قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ: ''مرزا غلام احمد ''کن فیکون'' کا مالک ہے۔'' (تذکرہ ص ۵۲۵)

عقیدہ:۱۵...... قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ: ’’مرزا غلام احمد خدا سے ہے اور خدا مرزا سے۔‘‘ (تذکرہ ص ۴۳۶)

عقیدہ:۱۶...... قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ: ’’اس زمانہ میں صرف آنحضرت ﷺ کی پیروی مدار نجات نہیں۔ بلکہ مرزا غلام احمد کی پیروی سے نجات ہوگی۔‘‘ (اربعین ص ۷)

عقیدہ:۱۷...... قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ: ’’جو لوگ مرزا غلام احمد کو (مندرجہ بالا صفات کے ساتھ) نہیں مانتے وہ شقی ازلی ہیں جو دوزخ بھرنے کے لئے پیدا کئے گئے۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۸۲٬۸۳)

عقیدہ:۱۸...... قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ: ’’جو شخص مرزا غلام احمد کی پیروی نہ کرے وہ خدا و رسول کا نافرمان اور جہنمی ہے۔‘‘ (اشتہار معیار الاخیار مورخہ ۲۵ رمئی ۱۹۰۰ء)

عقیدہ:۱۹...... قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ: ’’ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا۔ یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا۔ یا محمد کو مانتا ہے مگر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا۔ وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔‘‘ (کلمۃ الفصل ص ۱۱۰٬ مصنفہ مرزا بشیر احمد)

عقیدہ:۲۰...... قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ: ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جو معجزات قرآن کریم میں بیان فرمائے گئے ہیں سب مسمریزم کا کرشمہ تھا۔‘‘ (ازالہ اوہام حاشیہ ص ۳۰۵)

عقیدہ:۲۱...... قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ: ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قرآنی معجزات مکروہ اور قابل نفرت ہیں۔‘‘ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ:

’’اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان عجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا۔‘‘ (ازالہ اوہام حاشیہ ص ۲۵۸)

عقیدہ:۲۲...... قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ: ’’حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی تین نانیاں اور دادیاں زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ حاشیہ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

عقیدہ:۲۳...... قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ: ’’مرزا غلام احمد قادیانی حضرت سیدنا مسیح ابن مریم سے شان میں افضل ہے۔‘‘ چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء ص ۲۰٬ خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰)

ان عقائد اور ان جیسے قادیانیوں کے دوسرے کفریہ عقائد کے باعث امت مسلمہ نے متفقہ طور پر قادیانی گروہ کو مسلمانوں سے علیحدہ قرار دیا۔

فتاویٰ

مرزائیوں کے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے پر عالم اسلام میں جو فتوے دیئے گئے ان کا شمار بھی مشکل ہے۔ تاہم چند اہم مطبوعہ فتاویٰ کا حوالہ درج ذیل ہے:

(۱)...... رجب ۱۳۳۶ھ میں ایک استفتاء برصغیر کے تمام مکاتب فکر کے علماء سے کیا گیا تھا جو فتویٰ ''تکفیر قادیان'' کے نام سے شائع ہوا تھا۔ اس میں دیوبند' سہارنپور' تھانہ بھون' رائے پور' دہلی' کلکتہ' بنارس' لکھنؤ' آگرہ' مراد آباد' لاہور' امرتسر' لدھیانہ' پشاور' راولپنڈی' ملتان' ہوشیار پور' گورداسپور' جہلم' سیالکوٹ' گوجرانوالہ' گجرات' حیدر آباد دکن' بھوپال اور رام پور کے تمام مکاتب فکر اور تمام دینی مراکز کے علماء نے باتفاق مرزائیوں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو فتویٰ تکفیر قادیان شائع کردہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور)

(۲)...... اسی قسم کا ایک فتویٰ ۱۹۲۵ء میں دفتر اہل حدیث امرتسر کی طرف سے ''فسخ نکاح مرزائیاں'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے اور اس میں برصغیر کے تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام کے دستخط موجود ہیں۔

(۳)...... مقدمہ بہاول پور میں جو فتاویٰ پیش ہوئے ان میں برصغیر کے علاوہ بلاد عربیہ کے فتاویٰ بھی شامل تھے۔ (دیکھئے فتاویٰ مندرجہ ''حجت شرعیہ'' شائع کردہ مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور و ملتان)

(۴)...... ایک فتویٰ ''موسسة مكة للطباعته والاعلام'' کی طرف سے سعودی عرب میں شائع ہوا ہے جس میں حرمین شریفین' بلاد حجاز اور شام کے مختلف مکاتب فکر کے علمائے کرام کا فیصلہ درج ہے۔ اس کے چند جملے یہ ہیں کہ:

''لاشك ان اذنابه من القاديانية والا هورية كلها كافرون ․ '' ترجمہ:...... ''اس میں کوئی شک نہیں کہ مرزا غلام احمد کے تمام متبعین خواہ قادیانی ہوں یا لاہوری سب کافر ہیں۔'' (القاديانية في نظر علماء الامة الاسلامية ص ۱۱ طبع مكه مكرمه)

رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد

مکہ مکرمہ کے مقدس شہر میں جو مرکز اسلام کی حیثیت رکھتا ہے۔ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ مطابق یکم اپریل ۱۹۷۴ء میں پورے عالم اسلام کی دینی تنظیموں کا ایک عظیم الشان اجتماع منعقد ہوا جس میں اسلامی ممالک بلکہ مسلم آبادیوں کی ۱۴۴ تنظیموں کے نمائندے شامل تھے۔ یہ مراکش سے لے کر انڈونیشیا تک کے مسلمانوں کا ایک نمائندہ اجتماع تھا۔ اس میں مرزائیت کے بارے میں جو قرارداد منظور ہوئی وہ مرزائیت کے کفر ہونے پر تازہ ترین اجماع امت کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس قرارداد کا ترجمہ حسب ذیل ہے:

ترجمہ قرارداد

قادیانیت ایک باطل فرقہ ہے۔ جو اپنی اغراض خبیثہ کی تکمیل کے لئے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کی بنیادوں کو گرانا چاہتا ہے۔ اسلام کے قطعی اصولوں سے اس کی مخالفت ان باتوں سے واضح ہے:

الف...... اس کے بانی کا دعویٰ نبوت کرنا

ب...... قرآنی آیات میں تحریف کرنا

ج...... جہاد کے باطل ہونے کا فتویٰ دینا

قادیانیت کی داغ بیل برطانوی سامراج نے رکھی اور اسی نے اسے پروان چڑھایا۔ وہ سامراج کی سرپرستی میں سرگرم عمل ہے۔ قادیانی اسلام دشمن قوتوں کا ساتھ دے کر مسلمانوں کے مفادات سے غداری کرتے ہیں اور ان طاقتوں کی مدد سے اسلام کے بنیادی عقائد میں تحریف وتبدیل اور بیخ کنی کے لئے کئی ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً:

الف...... دنیا میں مساجد کے نام پر اسلام دشمن طاقتوں کی کفالت سے ارتداد کے اڈے قائم کرنا۔

ب...... مدارس، سکولوں، یتیم خانوں اور امدادی کیمپوں کے نام پر غیر مسلم قوتوں کی مدد سے ان ہی کے مقاصد کی تکمیل۔

ج...... دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تحریف شدہ نسخوں کی اشاعت وغیرہ۔

ان خطرات کے پیش نظر کانفرنس میں طے کیا گیا کہ:

دنیا بھر کی ہر اسلامی تنظیم اور جماعتوں کا فریضہ ہے کہ وہ قادیانیت اور اس کی ہر قسم کی اسلام دشمن سرگرمیوں کی، ان کے معابد، مراکز اور یتیم خانوں وغیرہ کی کڑی نگرانی کریں اور ان کی تمام درپردہ سیاسی سرگرمیوں کا محاسبہ کریں اور اس کے بعد ان کے پھیلائے ہوئے جال، منصوبوں اور سازشوں سے بچنے کے لئے عالم اسلام کے سامنے انہیں پوری طرح بے نقاب کیا جائے۔ نیز

الف...... اس گروہ کے کافر اور خارج از اسلام ہونے کا اعلان کیا جائے اور یہ کہ اس وجہ سے انہیں مقامات مقدسہ حرمین شریفین وغیرہ میں داخلہ کی اجازت نہیں دی جاسکے گی۔ مسلمان قادیانیوں سے کسی قسم کا معاملہ نہیں کریں گے اور اقتصادی، معاشرتی، اجتماعی اور عائلی وغیرہ ہر میدان میں ان کو غیر مسلم سمجھا جائے گا۔

د...... کانفرنس تمام اسلامی ملکوں سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ قادیانیوں کی خلاف اسلام ہر قسم کی سرگرمیوں پر پابندی لگائیں۔ ان کے تمام وسائل اور ذرائع کو ضبط کیا جائے اور کسی قادیانی کو کسی اسلامی ملک میں کسی قسم کا بھی ذمہ دارانہ عہدہ نہ دیا جائے۔

۵...... قرآن مجید میں قادیانیوں کی تحریفات سے لوگوں کو خبردار کیا جائے اور ان کے تمام تراجم قرآن کا شمار کر کے لوگوں کو ان سے متنبہ کیا جائے اور ان تراجم کی ترویج کا انسداد کیا جائے۔

پاکستان کی پارلیمنٹ نے ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ سپریم کورٹ آف پاکستان نے ۳ر جولائی ۱۹۹۳ء کو قادیانیوں کی اپیل خارج کرتے ہوئے پاکستان کی پارلیمنٹ اور وفاقی شرعی عدالت کے فیصلوں کی توثیق کی اور قادیانی کفر پر مہر تصدیق ثبت کی۔

ان حالات وواقعات کی روشنی میں قادیانی کہیں بھی مسلمانوں کے نمائندہ نہیں ہو سکتے۔ دنیا کی کوئی پارٹی' فرد یا ادارہ ان کو اگر مسلمانوں کا نمائندہ سمجھ کر کوئی فیصلہ کرتا ہے تو وہ مسلمانوں کے حقوق کو پامال کرتا ہے۔ مسلمانوں کی دل آزاری کرتا ہے۔ قادیانی گروہ کے متعلق اگر پوری امت مسلمہ یہ کہتی ہے کہ وہ اسلامی برادری کا حصہ نہیں تو یہ کوئی جماعت' ادارہ یا فرد اس کے باوجود قادیانی گروہ کو مسلمانوں کی نمائندگی کے لئے سرٹیفکیٹ جاری کرتے ہیں تو یہ سراسر زیادتی اور مسلمانوں کو مشتعل کرنے کا عمل ہے۔ مسلمان چودہ سو سال سے حضرت سیدنا مسیح علیہ السلام کی عزت وناموس کی پاسبانی کریں۔ اسلام' پیغمبر اسلام اور قرآن مجید حضرت سیدنا مسیح علیہ السلام کی عزت وناموس کے تحفظ کو اپنے ایمان کا حصہ سمجھیں اور مسیحی برادری میں سے کوئی جماعت یا ادارہ مسلمانوں کے نبی علیہ السلام کے مخالف گروہ قادیانیوں کو مسلمانوں کی نمائندگی کے لئے سرٹیفکیٹ جاری کریں تو کیا یہ انصاف کا خون نہیں ہوگا؟

مسلم برادری توجہ کرے کہ قادیانیت کا مسئلہ مسیحیت یا یہودیت جیسا نہیں۔ مسیحی اور یہودی ہمارے عقیدہ کے مطابق حضرت سیدنا مسیح علیہ السلام یا حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام جیسے سچے نبیوں کے پیروکار ہونے کے مدعی ہیں۔ جبکہ قادیانی ایک ایسے شخص (مرزا قادیانی) کو نبی مانتے ہیں جو جھوٹا نبی تھا۔ مغربی ممالک میں مسلمان اپنے حالات کے تناظر میں مسیحی یا یہودی کو اپنے حقوق کا محافظ سمجھ کر اپنی رائے ان کے حق میں استعمال کریں تو جائز ہوگا۔ لیکن قادیانیوں کو اپنا نمائندہ ماننا یا ان کے حق میں رائے دینا جائز نہ ہوگا۔ مسلمانوں کی رائے لے کر قادیانی کسی سٹیج پر پہنچ جائے اور کہے کہ میں مسلمانوں کا نمائندہ ہوں تو وہ کافر ہونے کے باوجود مسلمانوں کی نمائندگی کا اظہار کر کے حق وباطل کو خلط ملط کرنے والا ہوگا اور اس سے اسلام اور مسلمانوں کے موقف ومفادات کو جتنا نقصان پہنچے گا اس کا تصور بھی روح اسلام اور روح ختم نبوت کو تڑپانے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ صحیح فیصلہ کی توفیق عنایت فرمائیں۔

ضروری اعلان!

قارئین لولاک سے گزارش ہے کہ جلد کی تبدیلی کے بعد جن حضرات کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے اور انہیں ماہنامہ لولاک کی طرف سے بذریعہ خط آگاہ بھی کیا جا چکا ہے۔ لیکن تاحال چندہ ارسال نہیں کیا گیا۔ براہ کرام! چندہ ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔ خط وکتابت کرتے وقت خریداری نمبر ضرور لکھیں۔ ادارہ

صاحبزادہ طارق محمود

آخری قسط

آنکھیں کھولیئے!

ہدایت کے متلاشی اور آخرت کے فکرمندوں کیلئے ایک دردمندانہ تحریر!

مرزا غلام احمد قادیانی نے براہین احمدیہ پہلے لکھی۔ اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں واضح طور پر لکھا ہے کہ وہ آسمانوں پر زندہ ہیں اور قیامت کے قریب آسمانوں سے اتریں گے۔ پھر مرزا قادیانی نے ازالہ اوہام لکھی۔ اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کرنے کے لئے تیس دلائل دیئے اور 191 صفحات لکھ ڈالے۔ اس تضاد کا جواب مرزا قادیانی نے اعجاز احمدی میں دیا۔ اگر قادیانی بھائی اس جواب پر غور کرلیں تو صرف یہی حوالہ ان کی ہدایت کی راہیں کھول سکتا ہے۔

> ''خدا نے میری نظر کو پھیر دیا۔ میں براہین کی اس وحی کو نہ سمجھ سکا کہ وہ مجھے مسیح موعود بناتی ہے۔ یہ میری سادگی تھی جو میری سچائی پر ایک عظیم الشان دلیل تھی............ براہین احمدیہ میں مسیح موعود بنایا گیا تھا۔ بارہ برس تک یہ دعویٰ کیوں نہ کیا اور کیوں براہین میں خدا کی وحی کے مخالف لکھ دیا۔'' (اعجاز احمدی ص8 'نزول المسیح ضمیمہ' تصنیف کردہ مرزا غلام احمد قادیانی '15 نومبر 1902' خزائن ج18 ص113)

اے حق کے متلاشی قادیانی بھائیو! ہم آخرت' قبر و حشر کے نام پر آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ اعجاز احمدی کا صفحہ 7 اور صفحہ 8 کا مطالعہ کریں۔ دونوں صفحات پر ایک ہی مفہوم کی بات کہی گئی ہے۔

- ......مرزا قادیانی 12 برس تک اللہ تعالیٰ کی وحی کے خلاف لکھتے رہے۔
- ......مرزا قادیانی مسیح موعود بنائے گئے۔ لیکن 12 برس تک انہوں نے حقیقت حال کو چھپائے رکھا اور مسیح موعود ہونے کا اعلان نہیں کیا۔

اگر مرزا غلام احمد قادیانی پر آنے والی وحی سچی تھی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ تھی قادیانی حضرات کا یقیناً یہی عقیدہ ہے تو کیا مرزا قادیانی نے تین جرم نہیں کئے؟۔

نمبر1...... اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ وحی کے مخالف لکھ کر بددیانتی کا ارتکاب کیا۔

نمبر2...... وحی الٰہی کے خلاف لکھ کر سچی وحی کی تکذیب کی۔

نمبر3...... وحی کے خلاف لکھ کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے مرتکب ہوئے۔

قادیانی بھائیو! حیرت کی بات ہے کہ بارہ برس کی وحی نے ایک دفعہ بھی مرزا قادیانی کو نہ ٹوکا۔ نہ سرزنش کی۔ پانچ فرشتے مسلسل الہامات اور وحی لانے میں مشغول رہے۔ جبرائیل بھی بار بار آتے رہے۔ مرزا قادیانی کو ایک دفعہ بھی نہ سمجھایا۔ اللہ تعالیٰ نے بارہ برس میں ایک بار بھی جھڑکی نہ دی اور نہ مرزا قادیانی کے خدا کو غیرت آئی نہ انہیں ہی شرم آئی۔ بارہ برس مرزا قادیانی نے منصب مسیحیت کو کس وجہ سے چھپائے رکھا؟۔ عذر یہ کہ آپ وحی سمجھ نہ سکے۔ جو نبی اپنی وحی ہی نہ سمجھ سکے وہ دوسروں کو کیا سمجھائے گا اور کیا راہ دکھائے گا؟۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے سابقہ عقائد سے انحراف کیا۔ عقائد تبدیل کر لئے۔ مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ ثانی نے اپنے والد کے سابقہ عقائد' سابقہ وحی والہامات' ان کی سابقہ تعلیمات وارشادات کو مرزا قادیانی کے فرمان کی روشنی میں منسوخ قرار دینے کی سند اس طرح جاری فرمائی:

> ''1901ء سے آپ نے نبی کا لفظ بار بار استعمال کیا ہے اور دوسری طرف حقیقت الوحی سے یہ ثابت ہونے سے کہ آپ نے تریاق القلوب کے بعد نبوت کے متعلق عقیدہ میں تبدیلی کی ہے۔ یہ ثابت ہے کہ 1901ء سے پہلے کے وہ حوالے جن میں آپ (مرزا غلام احمد قادیانی) نے نبی ہونے سے انکار کیا ہے۔ اب منسوخ ہیں اور ان سے حجت پکڑنی غلط ہے۔''

(حقیقت النبوۃ ص121 مرزا بشیر الدین محمود' اکتوبر 1925ء)

مرزا غلام احمد قادیانی کے قول ان کے بیٹے کے فرمان کے مطابق سارے قادیانیوں کا یہ عقیدہ اور ایمان ٹھہرا کہ ان کا اصل دین 1901ء کے بعد کا ہے اور 1901ء سے پہلے مرزا قادیانی کی وحی' الہامات اور تعلیمات کو منسوخ سمجھا جائے گا۔ مذکورہ بالا حوالہ سے ثابت یہ ہوا کہ:

- ...... مرزا غلام احمد قادیانی کی 35 سالہ وحی
- ...... مرزا غلام احمد قادیانی کی تصنیف کردہ 65 کتب
- ...... مرزا غلام احمد قادیانی کی 35 سالہ تعلیمات

اس لئے منسوخ کہ اس دور میں مرزا قادیانی نبی ہونے سے انکاری تھے اور کسی بھی مدعی نبوت کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے تھے۔

- ...... مرزا غلام احمد قادیانی کی 7 سالہ وحی
- ...... مرزا غلام احمد قادیانی کی تصنیف کردہ 24 کتب
- ...... مرزا غلام احمد قادیانی کی 7 سالہ تعلیمات

اس لئے قابل تسلیم ہیں کہ اس دور میں مرزا قادیانی خود نبی ہونے کے دعویدار تھے۔ قابل توجہ بات یہ ہے کہ مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی خود ہیں اور ان کے 35 سالہ دوتہائی سے زائد دین کو وہ شخص منسوخ کر رہا ہے جو حامل نبوت ہی نہیں......... ظاہر ہے کہ الہامات ووحی کے ذریعہ آنے والے احکامات و پیغامات کو الہام ووحی کے ذریعہ ہی منسوخ کہا جاسکتا ہے۔ گو یہ بھی ضابطہ کے خلاف ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی 35 برس پر محیط اہم 65 کتب میں پھیلی ہوئی تعلیمات اس بناء پر منسوخ قرار دی گئیں کہ مرزا قادیانی اس وقت غیر نبی تھے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی اگر اس وقت نبی نہ تھے تو وحی کیسے آتی رہی؟۔ ان کی وحی ظلی بروزی بھی نہ تھی۔ بلکہ بقول مرزا قادیانی تورات' انجیل اور قرآن ایسی وحی تھی۔ اب یہ بھی فیصلہ کرنا پڑے گا کہ مرزا قادیانی کی 35 سالہ وحی سچی تھی یا جھوٹی.......... اگر بالفرض مرزا قادیانی کی وحی سچی تھی تو اسے منسوخ کرنے کا حق مرزا قادیانی یا ان کے بیٹے کو کس نے دیا؟۔ اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی وحی کو نبی یا کوئی برگزیدہ شخص تبدیل کرنے کا مجاز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی سچی وحی تو ویسے بھی غیر متبدل ہوتی ہے۔ قادیانی اپنے مرزا قادیانی کی 7 سالہ دور نبوت کی وحی کو برحق سمجھتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں 35 برس کی وحی خود بخود جھوٹی ثابت ہو جاتی ہے۔ اگر مرزا قادیانی کی وحی جھوٹی ہے.......... تو پھر مرزا قادیانی مسیح موعود ثابت نہیں ہوتے۔ مرزا قادیانی براہین احمدیہ میں مسیح موعود ہونے کے دعویدار ہیں۔ جب مرزا قادیانی کی 35 سالہ وحی اور تعلیم منسوخ قرار پائے گی تو ان کے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ بھی واجب المنسوخ سمجھا جائے گا۔ قادیانی بھائی سوچیں اور فیصلہ کریں کہ مرزا قادیانی کیونکر مسیح موعود ہو سکتے ہیں؟۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے بذات خود اور ان کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود نے 35 سال پر مشتمل مرزا قادیانی کی تعلیمات' ارشادات' الہامات اور پیغامات کو یک جنبش منسوخ قرار دینے سے قبل یہ بھی نہ سوچا کہ مرزا قادیانی کا منسوخ شدہ دین کس قدر مقدس' واجب التعظیم اور لائق اطاعت تھا جس کے بارہ میں سرکار دو عالم ﷺ نے خواب میں مرزا قادیانی کی تحسین فرمائی۔ خود مرزا قادیانی نے عقیدت وافتخار سے اس کا ذکر کیا ہے:

> ''جناب خاتم الانبیا ﷺ کو خواب میں دیکھا اور اس وقت اس عاجز کے ہاتھ میں ایک دینی کتاب تھی کہ جو خود اس عاجز کی تالیف معلوم ہوتی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پوچھا کہ تو نے اس کتاب کا کیا نام رکھا ہے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ اس کا نام میں نے قطبی رکھا ہے جس نام کی تعبیر اب اس اشتہاری کتاب کی تالیف ہونے پر یہ کھلی کہ وہ ایسی کتاب ہے جو قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے۔''

(براہین احمدیہ پہلی فصل ص249 مرزا غلام احمد قادیانی' خزائن ج1 ص275)

’’وہ تمام لوگ خوب جانتے ہیں کہ اس زمانے میں براہین احمدیہ کی تالیف

کا ابھی نام ونشان نہ تھا۔‘‘

(براہین احمدیہ پہلی فصل ص 250 مرزا غلام احمد قادیانی' خزائن ج 1 ص 276)

قادیانی بھائی غور فرمائیں کہ مرزا قادیانی کیسے امتی نبی تھے جو سرکار دو عالم ﷺ کی اتباع کی بجائے بقول مرزا قادیانی آپ ﷺ کی تحسین شدہ تعلیم اور ہدایت کو ٹھکرا کر منسوخ قرار دے رہے ہیں۔ کیا قادیانی مذہب میں حضور اکرم ﷺ کی کامل اتباع سے امتی نبی بننے کا یہی عقیدہ پایا جاتا ہے؟۔ ایک طرف اتباع کا دعویٰ اور دوسری طرف سرکشی کا عملی مظاہرہ۔ قادیانی بھائیو! کیا مرزا قادیانی کی اس دو عملی پر بھی آپ کا ضمیر نہیں جاگتا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی وحی اور الہامات کا غیر جانب دارانہ طور پر جائزہ لیا جائے تو ایک عام شخص بھی ان کے بارے میں واضح رائے قائم کرسکتا ہے۔ وحی ہمیشہ نبی کی زبان سے آتی ہے۔ جناب رسالت مآب ﷺ عربی تھے تو قرآن مجید عربی زبان میں آیا۔ گویا آپ ﷺ کی وحی عربی زبان میں آئی۔ مرزا قادیانی کی وحی اور ان کے الہامات غیر زبان میں بھی آتے رہے۔ مرزا قادیانی پنجابی تھے۔ ان کی مادری پدری زبان پنجابی تھی۔ لیکن مرزا قادیانی کو کئی الہام انگریزی زبان میں بھی آئے۔ چنانچہ مرزا قادیانی رقمطراز ہیں:

’’میں انگریزی سے بالکل بے بہرہ ہوں۔ تاہم خدا تعالیٰ نے بعض پیش گوئیوں کو بطور موہبت انگریزی میں میرے پر ظاہر فرمایا ہے۔ جیسا کہ براہین احمدیہ کے صفحہ 480' 481' 483' 484' ص 522 میں یہ پیش گوئی ہے جس پر 25 برس گزر گئے اور وہ یہ ہے:

I love you. I am with you. yes, I am happy. Life of pain. I shall help you. I can what I will do......... God is coming by his army. He is with you to kill enemy.

(حقیقت الوحی ص 303 از مرزا غلام احمد قادیانی' خزائن ج 22 ص 316)

اس دو عملی کا جواب بھی خود مرزا غلام احمد قادیانی ہی دیتے ہیں کہ:

’’یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی اور ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو۔ جس کو وہ سمجھ بھی نہ سکتا۔‘‘

(چشمہ معرفت ص 218 دوسرا حصہ از مرزا غلام احمد قادیانی)

مرزا غلام احمد قادیانی کی کثرت وحی کا دور 1901ء کے بعد شروع ہوتا ہے۔ جیسا کہ ان کا اپنا فرمان

ہے کہ وحی بارش کی طرح نازل ہوتی تھی۔ اتفاق کہ مرزا قادیانی اس دور میں مختلف بیماریوں کا مجموعہ بھی تھے۔ بلکہ اس زمانہ (دور نبوت) میں مختلف عوارض نے مرزا قادیانی کو عاجز کر کے رکھ دیا تھا۔ مرزا قادیانی 1903ء میں تصنیف کردہ کتاب میں اعتراف کرتے ہیں کہ انہیں دو بیماریاں تقریباً 20 برس سے تھیں۔

''مجھے دو عوارض دامن گیر ہیں۔ ایک جسم کے اوپر کے حصہ میں کہ سر درد اور دوران سر اور دوران خون کم ہو کر ہاتھ پیر سرد ہو جانا۔ نبض کم ہو جانا۔ دوسرے جسم کے نیچے کے حصہ میں کہ پیشاب کثرت سے آنا اور اکثر دست آتے رہنا۔ یہ دونوں بیماریاں قریباً بیس برس سے ہیں۔'' (نسیم دعوت ص 70 مطبع ضیاء الاسلام قادیان' باہتمام حکیم فضل الدین بھیروی' بتاریخ 28 فروری 1903ء' خزائن ج 19 ص 435)

مرزا غلام احمد قادیانی دائم المرض آدمی تھے۔ انہوں نے اس بات کا اقرار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

''افسوس! یہ لوگ فراست سے کام نہیں لیتے۔ میں ایک دائم المرض آدمی ہوں .... اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل رہتے ہیں۔'' (ضمیمہ اربعین نمبر 3' از مرزا غلام احمد قادیانی' 15 نومبر 1900ء ضیاء الاسلام پریس قادیان' خزائن ج 17 ص 470' 471)

یہ حوالے پیش کرنے کا مقصد تمسخر یا تضحیک کرنا نہیں۔ بلکہ عقلی و منطقی طور پر مرزا غلام احمد قادیانی کے دونوں دعوؤں کا تجزیہ کرنا مقصود ہے۔ ایک طرف تو مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وحی بارش کی طرح نازل ہوتی ہے۔ دوسری طرف یہ اقرار کہ پیشاب سو سو دفعہ آتا تھا۔ مرزا قادیانی کو اس بات کا بھی اعتراف ہے کہ کثرت پیشاب ان کی دیرینہ بیماری تھی۔ بعض باتیں معمولی ہوتی ہیں اور انسان انہیں نظر انداز کر دیتا ہے۔ لیکن انہی باتوں سے حقیقت کی گرہیں کھلتی ہیں۔ دیکھئے دن یا رات میں بارہ گھنٹے ہوتے ہیں۔ ایک گھنٹہ میں آٹھ دفعہ پیشاب ہوا تو آدھے گھنٹے میں چار دفعہ اور پندرہ منٹ میں دو دفعہ۔ گویا ہر ساڑھے سات منٹ کے بعد مرزا قادیانی پیشاب کرتے تھے۔ پیشاب میں طہارت' صفائی اور کپڑے سنبھالنے پر بھی کچھ وقت صرف ہوتا ہے۔ یقیناً پانچ چھ منٹ تو معمولی بات ہے۔ محتاط اندازے کے مطابق تقریباً ہر دو منٹ کے بعد مرزا قادیانی کا پیشاب (چھوٹا) کرنا ثابت ہوتا ہے۔ معمولی عقل کا انسان بھی یہ سوچنے پر مجبور ہو گا کہ مرزا قادیانی پر بارش کی طرح نازل ہونے والی وحی کس وقت آتی ہو گی؟۔ بلاتخصیص مسلمان و قادیانی سب کا ایمان ہے کہ وحی بذات خود پاک' بھیجنے والا پاک' جس پر آئے پاک' لانے والا

پاک اور جس جگہ آئے وہ پاک .... یہ بات بظاہر معمولی ہے۔ لیکن ہے غور طلب!

مرزا غلام احمد قادیانی تحفہ گولڑویہ کے مطابق دس لاکھ معجزات (نشان) کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ مرزا قادیانی کے معجزات کی تعداد حیرت انگیز طور پر گھٹتی بڑھتی رہی۔ کبھی معجزات دو لاکھ کو پہنچ جاتے اور کبھی پچاس ہزار پر آ جاتے۔ مرزا قادیانی کے دس لاکھ معجزات کا زمانہ نبوت سات سال ہے۔ قادیانی حضرات یقیناً اس سے اتفاق کریں گے۔ اب ذرا حساب لگائیں کہ سات سال میں دس لاکھ معجزات کی اوسط ایک لاکھ بیالیس ہزار آٹھ سو ستاون معجزات فی سال بنتی ہے۔ ایک ماہ میں گیارہ ہزار نو سو چار اور یومیہ تین سو چھیانوے معجزات بنتے ہیں۔ ایک گھنٹہ میں سولہ معجزات کے حساب سے ہر ساڑھے سات منٹ میں دو معجزے کی اوسط نکلتی ہے۔ چوبیس گھنٹے میں سات گھنٹے نیند اور پانچ گھنٹے ضروریات زندگی (حاجات ضروریہ میل ملاقات' کھانا' پینا) شامل کریں تو باقی بارہ گھنٹے بچتے ہیں۔ (اس میں دفتر یا کاروبار سے متعلق سات گھنٹے شامل نہیں) اس محتاط اور کم از کم وقت بارہ گھنٹے میں تین سو چھیانوے معجزات کے حساب سے ایک گھنٹہ میں 33 معجزات بنتے ہیں۔ گویا ہر دو منٹ کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک معجزہ رونما ہونا ثابت ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ نکلا کہ:

- ہر دو منٹ کے بعد مرزا قادیانی پیشاب کرتے ہیں۔
- ہر دو منٹ کے بعد مرزا قادیانی کا معجزہ رونما ہوتا ہے۔

یہ مذاق نہیں۔ عقل رکھنے والوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ ایک محتاط سے بھی کم اندازہ کے مطابق مرزا قادیانی کے معجزات اور پیشاب کا تسلسل ساتھ ساتھ چلتا ہے۔

قادیانی بھائی! اگر اس تجزیہ کو معمولی سمجھ کر جھٹک دیں تو ان کی مرضی اور اگر وہ صرف اسی تجزیہ کو عقل کی کسوٹی پر اور انصاف کے ترازو میں تول لیں تو انہیں یقیناً ہدایت کا راستہ صاف نظر آ سکتا ہے۔

ہم اپنے بچھڑے قادیانی بھائیوں سے اللہ تعالیٰ کے مقدس نام پر...... ہدایت کے نام پر...... صراط مستقیم کے نام پر...... آخرت کے نام پر...... درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنی بند آنکھیں کھولیں۔

❁❁❁......❁❁❁

دعائے صحت کی اپیل

جمعیت علمائے اسلام کے ضلعی سرپرست اعلیٰ اور جامعہ قاسم العلوم فقیر والی کے مہتمم حضرت مولانا محمد قاسم قاسمی دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ قارئین لولاک اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جماعتی احباب سے گزارش ہے کہ حضرت مولانا محمد قاسم قاسمی صاحب کے لئے دعائے صحت کاملہ عاجلہ مستعملہ کی دعا فرمائیں۔ اللہ رب العزت حضرت مولانا کو دائمی صحت کاملہ عطا فرمائیں۔ آمین!

جناب ناصر محمود

سچا نبی اور جھوٹا مدعی نبوت سیرت اور صورت کے تناظر میں!

اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے دنیا کے اندر طرح طرح کی چیزیں پیدا فرمائی ہیں۔ یہ چرخ نیلوفری' یہ سطح زمین پر پھیلے ہوئے سمندروں اور دریاؤں کے لامحدود سلسلے' یہ ہریالی' یہ اونچے اونچے سلسلہ ہائے کوہ' یہ پہاڑ سے نیچے گرتے آبشار اور میٹھے نغمے گاتے جھرنے' زمین سے نکلتی ہریالی' ہر سو زمین پر پھیلے پھول دار اور پھل دار درخت' غرض ہر طرف اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی پھوار برستی ہے اور مقصود اس سے انسان کی جسمانی ضرورتوں کو پورا کرنا اور انہیں آسائش دینا۔ لیکن اس سے اہم ایک اور ضرورت تھی جو بنسبت جسمانی ضرورت کے اہم بلکہ اہم تر ہے اور وہ روحانی ضرورت ہے۔ اللہ رب العزت انسانوں کی اس ضرورت سے غافل نہیں اور کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام کو بھیج کر انسانوں کی روحانی تربیت کا سامان پیدا کیا اور سب سے آخر میں اللہ تعالیٰ نے حضرت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کو بھیج کر انبیائے کرام علیہم السلام کے اس سلسلے کو ختم کیا۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ:

''ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ۰ احزاب : ۴۰''

اس آیت میں فرمایا گیا کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کسی اور نبی نے نہیں آنا ہے۔

اس طرح حدیث شریف میں ہے کہ: ''انا خاتم النبیین لا نبی بعدی ۰ ''اس حدیث میں صراحت کے ساتھ حضرت محمد ﷺ کے آخری نبی ہونے کا بیان ہے۔

لیکن مرور زمانہ کے ساتھ بہت سے جھوٹوں اور بدبختوں نے جھوٹا دعویٰ نبوت کر کے قرآن مجید کی ایک سو سے زائد آیات اور دو سو احادیث جن سے عقیدہ ختم نبوت ثابت ہوتا ہے مخالفت کی اور دائمی وسرمدی بدبختی کی مہر اپنے آپ پر ثبت کی۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ''انہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی ''چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ کے دور میں بھی بعض جھوٹے مدعیان نبوت نے دعویٰ کیا اور آپ ﷺ کے دنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ ہندوستان میں قادیان کے مقام پر ایک آشفتہ سر اور مجنون نے بھی دعویٰ نبوت کر کے اپنے آپ کو دنیاوی خسارہ اور اخروی عذاب کا مستحق ٹھہرایا۔

نبوت ایک اعلیٰ منصب ہے۔ اس کا حامل ہر اعتبار سے کامل اور مکمل ہوتا ہے۔ نبی کی صورت بھی عام لوگوں سے ممتاز اور سیرت بھی سب سے اعلیٰ اور پاکیزہ ہوتی ہے۔ چنانچہ ذیل میں آپ ﷺ کی صورت حسنہ و سیرت طیبہ اور مرزا غلام

احمد قادیانی کی صورت قبیحہ وکردار...... کا تقابلی جائزہ لیتے ہیں:

حضرت محمد ﷺ کی صورت مبارک

کسی نبی کے اندر اللہ تعالیٰ نے جسمانی نقص پیدا نہیں فرمایا۔ نبی کریم ﷺ سب انبیائے کرام علیہم السلام سے زیادہ حسین وخوبصورت تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ: ''میں نے آپ ﷺ سے زیادہ کسی کو خوبصورت نہیں دیکھا۔'' (مدارج النبوۃ از کتاب الشفاء)

ہند بن ہالہؓ سے روایت ہے کہ: ''دیکھنے والوں کی نظر میں رسول اللہ ﷺ کا چہرہ انور عظیم بزرگ اور دبدبے والا تھا۔ آپ ﷺ کا چہرہ ایسا تھا جیسے چودھویں کا چاند چمکتا ہے۔''...... حضرت ایوب بن خالدؓ کی روایت میں ہے کہ: ''میں نے آپ ﷺ جیسا کسی کو نہیں پایا۔ ایسا جیسا چاند کا ٹکڑا ہو۔''

ویسے تو حضور ﷺ کے روئے انور کا کیسا حال ہوگا اس کا ذکر کرنا امر مشکل ہے۔ حضرات صحابہ کرامؓ ادب واحترام اور آپ ﷺ کی ہیبت کی وجہ سے آپ ﷺ کی طرف بھری نظر سے نہیں دیکھ سکتے تھے۔ چنانچہ چاند سے تشبیہ دینا محض تشبیہ ہی ہے۔ ورنہ حضور ﷺ چاند سے بدرجہا خوبصورت تھے۔ جیسا کہ شاعر کہتا ہے کہ:

چاند سے تشبیہ دینا یہ بھی کوئی انصاف ہے
چاند کے چہرے پر چھائیاں مدنی کا چہرہ صاف ہے

حضور اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی خوبصورت سرگیں بڑی بڑی سیاہ آنکھیں عطا فرمائی تھیں جن میں حیا کی لہریں اٹھتی تھیں۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کی آنکھ کشادہ بڑی خوبصورت تھی۔ حضرت جابر بن سمرہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کی آنکھ مبارک بڑی سفید مائل بسرخی تھی۔ آپ ﷺ کا سر مبارک بڑا تھا۔ (ابن سعد) بڑا سر ذہین، فطین، فہیم اور سمجھدار ہونے کی علامت ہے۔ آپ ﷺ کے سر مبارک پر نیم گھنگریالے بال تھے۔ حضور ﷺ کا منہ (دہن) مبارک کشادہ اور ہونٹ باریک تھے۔ آپ ﷺ کا لعاب دہن شیریں اور خوشبودار تھا۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے تمام قسم کے عطر کو سونگھا۔ مگر آپ ﷺ کے منہ یعنی تھوک کی خوشبو سے زیادہ کسی کو خوشبودار نہیں پایا۔ آپ ﷺ کے رخسار مبارک نرم تھے۔ الغرض آپ ﷺ کے جسم کا ہر عضو نہایت مناسب اور سڈول تھا۔ آپ ﷺ حسین، خوبصورت اور بے مثال تھے۔ آپ ﷺ کی صورت اور جسم مبارک کا جو تذکرہ احادیث میں مختلف صحابہ کرامؓ نقل کرتے ہیں اس کو حضرت مولانا اعزاز علی صاحب نے نفحتہ العرب میں ذکر کیا ہے:

ترجمہ:...... ''رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا تھا اور اس میں قدرے گولائی تھی۔ بڑے سر، کم گھنگھریالے بال، نہ بہت زیادہ گھنگھریالے اور نہ بالکل سیدھے، کشادہ پیشانی، سیاہ وسفید آنکھیں بلند ناک، سرخ وسفید رنگ، گھنی داڑھی، گردن مبارک مورتی کی طرح خوبصورت، لمبے گھٹنے، کشادہ ہتھیلی، بھرے

بھرے ہاتھ پاؤں' سینے پر باریک دھاری بالوں کی' سینہ اور پیٹ برابر' دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت' جب آپ ﷺ چلتے تو گویا بلندی سے نیچے کی طرف آرہے ہیں' سب سے زیادہ سخی' سب سے زیادہ سچے' طبیعت کے اعتبار سے سب سے زیادہ نرم' ذات اور قبیلہ کے اعتبار سے سب سے زیادہ معزز' جو پہلی مرتبہ آپ ﷺ کو دیکھتا تو اس پر رعب طاری ہوتا' جو پہچان کے بعد آپ ﷺ کو ملتا وہ آپ ﷺ سے محبت کرتا' جس کے ساتھ ملتے تو سلام سے ابتداء کرتے۔''

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے آپ ﷺ کی خوبصورتی کا تذکرہ جن اشعار میں فرمایا ان کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے۔ ترجمہ:...... ''زلیخہ کی سہیلیاں اگر آپ ﷺ کے ماتھے مبارک کو دیکھتی تو ہاتھوں کی بجائے دلوں کو کاٹ لیتیں۔''

حضرت علیؓ نے حضور نبی کریم ﷺ کی صورت مبارکہ کے بارے میں ایک طویل قصیدہ لکھا۔ جس کے چند اشعار کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے۔ ترجمہ:...... ''ملاحت آپ کی سرشت میں ملی ہوئی تھی اور حسن وخوبی سرور کائنات ﷺ میں پیوست ہے۔ ان کے جمال نے دلوں کو شکار کرلیا۔ تمام عالم میں ان کی بزرگی مشہور ہے اور چاند چودہویں رات کا اپنے نور میں کمی کرتا ہے جس وقت آنحضرت ﷺ کا نور جلوہ ظہور فرماتا ہے۔''

الغرض آپ ﷺ حسن وجمال کے نہایت ہی باکمال پیکر تھے۔ آپ ﷺ کی صورت کے بیان کے لئے تو ضخیم کتابیں چاہئیں۔ بہت سے سیرت نگاروں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ لیکن آپ ﷺ کے جمال کے عشر عشیر تک بھی نہ پہنچ سکے۔ شعراء نے دیوانوں کے دیوان لکھ ڈالے مگر جمال مدنی ﷺ کا حق ادا نہ کر سکے۔

حضرت محمد ﷺ کی سیرت مطہرہ

حضور ﷺ کی سیرت اور اخلاق سب سے اعلیٰ اور ارفع ہیں۔ کوئی بھی اخلاق اور سیرت کے اعتبار سے آپ ﷺ کا مثیل نہیں ہوسکتا۔ قرآن مجید نے آپ ﷺ کی سیرت اور ترفع اخلاق کی گواہی دی ہے۔ ارشاد ہے کہ: ''انك لعلیٰ خلق عظیم ۰ '' ترجمہ:...... ''بے شک آپ ﷺ بڑے ہی صاحب اخلاق ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''بعثت لاتمم مکارم الاخلاق ۰ '' ترجمہ:...... ''مجھے مکارم اخلاق کے لئے بھیجا گیا ہے۔''

حضرات صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں کہ: ''پیغمبر ﷺ نئی نویلی دلہن سے بھی زیادہ شرم وحیاء سے متصف تھے اور جب آپ ﷺ کو کسی بات پر ناگواری ہوتی تو ہمیں آپ ﷺ کا چہرہ دیکھ کر ہی اس کا اندازہ ہوجایا کرتا تھا۔'' (مسلم)

آپ ﷺ سراپا شفیق ومہربان تھے۔ آپ ﷺ کا برتاؤ امیروں' غریبوں' غلاموں اور لونڈیوں سب کے ساتھ مشفقانہ اور ہمدردانہ ہوتا تھا۔ عام طور پر لوگ خادموں کے ساتھ اچھا برتاؤ نہیں کرتے ہیں۔ لیکن قربان جائیں آپ ﷺ کے اخلاق مبارکہ پر کہ آپ ﷺ نے خادموں کو بھی کبھی نہیں ڈانٹا۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے پیغمبر علیہ السلام کی دس سال تک خدمت کا شرف حاصل کیا۔ قسم خدا

کی کہ اس عرصہ میں کبھی آپ ﷺ نے مجھے اف تک نہیں کہا۔ حتیٰ کہ کبھی یہ تک نہیں کہا کہ یہ کام تم نے کیوں کیا ہے؟ اور یہ کام تم نے کیوں نہیں کیا ہے؟۔ (مسلم جلد دوم ص۲۵۳)

آقائے نامدار ﷺ نہایت سخی تھے۔ جب کچھ ہاتھ آتا تو پاس نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ فوراً ہی اس کو تقسیم کر دیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے کبھی سائل کو کبھی خالی ہاتھ نہیں جانے دیا۔ ایک مرتبہ صدقے کا کچھ مال آیا تو آپ ﷺ نے حضرت بلالؓ سے اسے تقسیم کرنے کو فرمایا۔ تقسیم کے بعد کچھ درہم بچ گئے۔ آپ ﷺ کے استفسار پر حضرت بلالؓ نے فرمایا کہ سائل نہیں ملا اس لئے کچھ درہم بچ گئے ہیں۔ تو آپ ﷺ اس وقت تک گھر تشریف نہیں لے گئے جب تک وہ درہم تقسیم نہیں ہو گئے۔

آپ ﷺ جہاں باہر کے لوگوں اور دوستوں کے لئے مہربان، ہمدرد اور عدل وانصاف کے ساتھ پیش آتے اسی طرح اپنے گھر والوں اور ازواج مطہرات سے پیش آتے۔ آپ ﷺ اپنی ازواج مطہرات کے لئے بہترین شوہر ثابت ہوئے۔ خود پیغمبر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ: ’’تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کی نظر میں اچھا اور بہتر ہو اور میں اپنے گھر والوں کی نظر میں اچھا اور بہتر ہوں۔‘‘ (مجمع الزوائد ج۴ ص۳۰۳)

آپ ﷺ نہایت ہی شجاع اور دلیر تھے۔ مشکل سے مشکل حالات میں جہاں بڑے بڑے دلیر بھی ڈگمگاہٹ اور حواس باختہ ہو جاتے وہاں آپ ﷺ نہایت ثابت قدمی اور دیدہ دلیری سے حالات سے نپٹتے تھے۔

آپ ﷺ وعدے کے پابند تھے۔ جب بھی کوئی بات کرتے اس کو پورا کرتے۔ حضرت عبداللہ بن ابی الحمساءؓ بیان کرتے ہیں کہ: ’’بعثت سے پہلے میں نے حضور ﷺ سے کوئی چیز خریدی تو کچھ رقم باقی رہ گئی۔ میں نے حضور ﷺ سے وعدہ کیا کہ میں ابھی اسی جگہ حاضر ہوتا ہوں۔ پھر میں بھول گیا۔ تین دن بعد یاد آیا تو میں وہاں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضور ﷺ اسی جگہ تشریف فرما ہیں۔ حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تم نے مجھے مشقت میں ڈال دیا۔ میں (آپ ﷺ) تین دن سے اسی جگہ تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔‘‘ (ابوداؤد)

آپ ﷺ نہایت ہی پاکباز، باعصمت، باکردار اور عفیف تھے۔ آپ ﷺ بشری کدورتوں سے پاک تھے۔ باوجود اس کے آپ ﷺ تمام مومنین ومومنات کے روحانی پیشوا تھے۔ لیکن کبھی بھی آپ ﷺ نے غیر عورت کو نہیں چھوا۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ بیعت لیتے وقت بھی عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتے تھے۔

الغرض آپ ﷺ کی ذات مبارکہ اچھے اخلاق، سخاوت، شجاعت، عفت وعصمت، قناعت وتوکل، ترحم وشفقت، دیانت وامانت اور ایثار وتحمل کا معدن تھی۔ (جاری ہے!)

ادارہ

جماعتی سرگرمیاں!

ردقادیانیت کورس چونڈہ

چونڈہ کی مرکزی جامع مسجد شاہ فیصل میں چھٹا ایک روزہ ردقادیانیت تربیتی کنونشن منعقد ہوا۔ کنونشن کی تین نشستیں ہوئیں۔ پہلی نشست بعد نماز ظہر بروز ہفتہ کو منعقد ہوئی۔ اس میں حضرت مولانا فقیر اللہ اختر' حضرت مولانا محمد اشرف اور حضرت مولانا غلام مرتضیٰ نے اسلام اور قادیانیت اور حیات عیسیٰ علیہ السلام پر تفصیلی خطاب کیا۔ دوسری نشست بعد نماز ظہر منعقد ہوئی۔ اس میں حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے پاسپورٹ میں مذہب کے خانے کی بحالی کے سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور دینی' مذہبی وسیاسی جماعتوں کی جدوجہد پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ اس نشست سے حضرت پیر سید شبیر احمد گیلانی نے بھی خطاب کیا۔ کنونشن کی آخری نشست بعد نماز مغرب سوال وجواب کی صورت میں منعقد ہوئی۔ حاضرین کے سوالات کے جوابات حضرت مولانا فقیر اللہ اور جناب قاری محمد انور انصر نے دیئے۔ اس کے بعد سٹیج سے قادیانیت پر مختلف سوالات کئے گئے اور درست جواب دینے والوں کو کتاب قادیانی شبہات کے جوابات اور نقد انعام دیا گیا۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے حضرت مولانا فقیر اللہ اختر نے نواحی دیہات چوبارہ' ڈھلم اور گڈ گور وغیرہ کا تفصیلی دورہ کیا تھا۔ انتظامات کی نگرانی جناب قاری محمد انور انصر' جناب میاں عبدالغنی اور جناب قاری محمد اشرف نے کی۔

قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کے خلاف احتجاج

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں جناب الحاج حافظ شیخ بشیر احمد' جناب عثمان عمر ہاشمی' حضرت مولانا طارق محمود ثاقب' حضرت مولانا عبدالقدوس عابد' جناب حافظ محمد ثاقب' جناب قاری محمد یوسف عثمانی' جناب حافظ احسان الواحد' جناب پروفیسر محمد اعظم نفیسی' جناب پروفیسر حافظ محمد انور' جناب حافظ محمد معاویہ اور جناب قاری عبدالغفور آرائیں نے نواحی گاؤں موضع کرتو میں مرزائیوں کی سرگرمیوں' سرعام اسپیکر کے استعمال اور شعائر اسلام کے استعمال کی شدید مذمت کی ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مرزائیوں کی ان سرگرمیوں پر قدغن لگائی جائے اور لاؤڈ سپیکر پر پابندی کے قانون پر عمل درآمد کروایا جائے اور قانون کی خلاف ورزی پر ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ مرزائیوں نے اپنے عبادت خانے مساجد کی شکل پر بنا رکھے ہیں جو قانوناً جرم ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرزائیوں کی تبلیغی اور دہشت گردانہ سرگرمیوں پر قدغن لگائی جائے۔ ورنہ کسی بھی وقت موضع کرتو کے

حالات خراب ہو سکتے ہیں جس کی ذمہ داری انتظامیہ اور مرزائیوں پر عائد ہوگی۔

بزم خاتم النبیین اسلام آباد کی تقریب اور تقسیم انعامات

7 اپریل اسلام آباد کی مشہور دینی درسگاہ جامعہ فریدیہ میں تیسری سالانہ بزم خاتم النبیین منعقد ہوئی۔ بزم کے مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے امیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب تھے۔ بزم میں کل نو تقاریر ہوئیں۔ جن میں جناب محمد حسان نے پہلی' جناب عبدالصمد نے دوسری اور جناب زبیر ذیشان نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ اس کے علاوہ سامعین کے لئے پچاس سوالات پر قیمتی انعامات بھی تھے۔ بزم کے اختتام پر جناب شیخ الحدیث صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔ جامعہ کے نائب مہتمم جناب عبدالرشید غازی صاحب نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ جبکہ دعائیہ کلمات جناب شیخ الحدیث صاحب نے ارشاد فرمائے تھے۔ بزم کی تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور حضرت مولانا عبدالستار حیدری کا تبلیغی دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور ڈیرہ اسماعیل خان کے مبلغ حضرت مولانا عبدالستار حیدری نے جمعہ کے اجتماعات جامع مسجد ختم نبوت اور جامع مسجد جمعہ شاہ' جامع مسجد دھمانیہ اور جامع مسجد خالد بن ولید میں خطاب کیا۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد ختم نبوت میں جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکمران طے شدہ مسائل کو متنازعہ بنا کر ملک میں خود افراتفری پیدا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کا وزارت مذہبی امور کو ختم نبوت کے حلف نامہ کو نرم کرنے کا حکم دراصل پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کے مترادف ہے جسے کسی صورت برداشت نہیں کیا جائے گا۔ ڈیرہ اسماعیل خان کے امیر جناب الحاج صوفی ریاض الحسن گنگوہی نے آخر میں دعا کرائی۔

ختم نبوت کانفرنس لیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد کرنال والی لیہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت مقامی امیر حضرت مولانا محمد حسین نے کی۔ جبکہ مہمان خصوصی جناب شاہ غازی خان کھتران تھے۔ کانفرنس کی کل دو نشستیں منعقد ہوئیں۔ پہلی نشست بعد نماز ظہر اور دوسری نشست بعد نماز عشاء منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا سید عطاء المومن بخاری نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت دین اسلام کی بنیاد ہے۔ اس پر غیر متزلزل یقین ہی ایمان کی علامت ہے۔ انہوں نے کہا کہ کابینہ کے فیصلہ کو فی الفور عملی جامہ پہناتے ہوئے بغیر خانہ مذہب کے جاری کردہ پاسپورٹ منسوخ کیے جائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا کہ ناموس رسالت کا تحفظ ہر مسلمان کا فرض اولین ہے اور اس

کے بغیر کوئی مسلمان مسلمان کہلانے کا حق دار نہیں ہو سکتا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکمران طے شدہ مسائل کو متنازعہ بنا کر ملک میں خود افراتفری پیدا کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کا وزارت مذہبی امور کو ختم نبوت کے حلف نامہ کو نرم کرنے کا حکم پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کے مترادف ہے۔ جسے کسی صورت میں برداشت نہیں کیا جائے گا۔ لیہ کے مبلغ حضرت مولانا عبدالستار حیدری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گستاخ رسول ایکٹ کے طریقہ کار میں کی گئی ترمیم واپس لی جائے۔ بصورت دیگر گستاخ رسول کے تحفظ کی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ جناب صفدر معاویہ' جناب ملک خدابخش تونسوی اور جناب خواجہ عبدالرحمن سرگودھوی نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ جبکہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب قاری عبدالشکور گرواں نے سرانجام دیئے۔

پریس ریلیز

رحمت کائنات ﷺ کی پیروی دائمی نجات کا ذریعہ ہے۔ اسلام کی پوری عمارت عقیدہ ختم نبوت پر قائم ہے۔ قادیانی فتنہ انگریز کا پیدا کردہ ہے۔ اب امریکہ اور یورپ اسے پال رہے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ کے امیر جناب حکیم عبدالواحد بروہی' پریس سیکرٹری جناب عبداللطیف شیخ' جنرل سیکرٹری جناب عبدالسمیع شیخ' جناب ڈاکٹر عبدالرحمن اور جناب جاوید نے اپنے مشترکہ بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ ناموس رسالت کا تحفظ ہمارے بنیادی مقاصد میں سے ہے۔ حکمران طبقہ امریکی خوشنودی کے لئے اسلام کی توہین کررہے ہیں۔ قادیانی فتنہ کے خلاف جہاد کرنا حقیقت میں عشق نبوی کی علامت ہے اور حکمران جس روشن خیالی کا نعرہ لگارہے ہیں وہ بے غیرتی اور بے حیائی کے سوا کچھ نہیں۔

حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کا خطاب

مجلس احرار اسلام ہند کے مرحوم امیر رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کے پوتے حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی ثانی نے کہا کہ پاسپورٹ میں مذہب کے کالم کی بحالی کے اعلان پر بعض عناصر بلاوجہ اعتراض کررہے ہیں۔ ان کا اعتراض قادیانیت نوازی اور امریکی اشاروں پر ناچنے کے مترادف ہے۔ یہ حضرات اپنے پاسپورٹ میں مسلمان لکھوانے سے اتنے ہی نادم ہیں تو مسلمان کے سوا جو بھی چاہے لکھوالیں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے بخاری ہال گوجرانوالہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ارکان سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر عالمی مجلس کے مقامی عہدیداروں جناب حافظ محمد ثاقب' حضرت مولانا عبدالرشید صدیقی' جناب محمد امان اللہ قادری' جناب طالب اعوان' جناب شبیر احمد گوریلا' جناب حافظ محمد الیاس قادری اور جناب میاں محمد اسماعیل اختر اور دیگر نے خطاب کیا۔ حضرت مولانا لدھیانوی نے کہا کہ وزارتی کمیٹی کی

طرف سے مذہب کے خانہ کی بحالی کی سفارش سے مسلمان حلقوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ مگر سیکولر اور نام نہاد مسلمانوں میں اضطراب پایا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مذہبی کالم کی مخالفت کے اعلانات کر کے مٹھی بھر عناصر مسلمان اکثریت کے مذہبی جذبات مجروح کر رہے ہیں۔ انہیں اپنی اس حرکت سے باز آ جانا چاہئے۔

تحصیل کی سطح پر ختم نبوت کانفرنسز

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق ملک بھر میں ضلعی سطح پر ختم نبوت کانفرنسوں کے انعقاد کے بعد اب تحصیل کی سطح پر ختم نبوت کانفرنسوں کا آغاز کر دیا گیا۔ چنانچہ 8 ربیع الاول کو جامعہ رحمانیہ جلالپور پیروالا میں مقامی امیر جناب حافظ غلام نبی کی صدارت میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں حضرت مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' حضرت مولانا محمد اسحٰق ساقی کے علاوہ مجلس علمائے اہل سنت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عبدالغفور حقانی' جماعت اسلامی کے جناب راؤ ظفر اقبال' جمعیت اہل حدیث کے حضرت مولانا محمد رفیق اکری' متحدہ مجلس عمل کے قومی اسمبلی کے ٹکٹ ہولڈر جناب نواب محمد اقبال خان نے خطاب کیا۔ جلالپور کی تاریخ میں یہ غالباً پہلی ختم نبوت کانفرنس تھی جس سے مذکورہ بالا حضرات کے علاوہ کالعدم سپاہ صحابہ کے حضرت مولانا خلیل احمد اسعد اور جامعہ رحمانیہ کے مہتمم حضرت مولانا عبدالشکور نے بھی خطاب کیا۔

ختم نبوت کانفرنس کلورکوٹ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام فیصل مسجد کلورکوٹ میں 13 ربیع الاول کو بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس بڑے آب وتاب سے منعقد ہوئی۔ جس میں تلاوت کلام پاک جناب قاری عبداللہ راشد اور نعت جناب حسن میاں نے پیش کی۔ حضرت مولانا محمد یوسف' حضرت مولانا عبدالستار حیدری اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ تمام مسلمان جہاں حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت مانتے ہیں وہاں پر خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی سیرت طیبہ پر بھی عمل کریں۔ آخر میں ایک قرارداد بھی پیش کی گئی جس میں کہا گیا کہ اگر حکومت پاکستان ختم نبوت تحاریک کا از سر نو مطالعہ کرے کہ مسلمان سب کچھ برداشت کرلیں گے لیکن ناموس رسالت کے قوانین کے اندر کوئی کمی بیشی برداشت نہیں کریں گے۔

ختم نبوت کانفرنس پپلاں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام 14 ربیع الاول کو پپلاں میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کے صاحبزادے حضرت مولانا عزیز احمد صاحب نے کی۔ تلاوت

قرآن پاک جناب قاری محمد رفیق نے کی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی‘ حضرت مولانا غلام کبیر اور حضرت مولانا عبدالستار حیدری نے خطاب کیا۔ مقررین نے اپنے خطاب میں کہا کہ روشن خیالی دراصل ظلمت خیالی ہے۔ اگر وزیراعظم اور چوہدری شجاعت حسین کو روشن خیالی زیادہ عزیز ہے تو وہ اسے اپنے گھر سے شروع کریں اور مسلمانوں کو مجبور نہ کریں کہ وہ غازی علم الدین شہید کا کردار ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ وطن عزیز پاکستان پر کبھی بھی قادیانیت کو مسلط نہیں ہونے دیا جائے گا۔

ختم نبوت کانفرنس کبیر والا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام 16 ربیع الاول کو جامع مسجد عمر فاروق کبیر والا مخدوم پور چوک میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت ضلعی امیر حضرت مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی نے کی۔ کانفرنس سے حضرت مولانا اللہ وسایا‘ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی‘ حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی‘ حضرت مولانا عبدالستار گورمانی اور حضرت مولانا عبدالخالق نے خطاب کیا۔ جبکہ اگلے دن حضرت مولانا اللہ وسایا نے حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی اور حضرت مولانا عبدالستار گورمانی کی معیت میں عبدالحکیم میں بنات کے تعلیمی اداروں میں دینی تعلیم حاصل کرنے والی طالبات سے خطاب کیا اور انہیں قادیانیوں کے عقائد وعزائم سے خبردار کیا۔ بعدازاں مبلغین ختم نبوت حضرت مولانا محمد امین شاہ مخدوم پوری کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں مجلس کی سرگرمیوں سے باخبر کیا اور دعا کی درخواست کی۔ حضرت شاہ صاحب نے مجلس کی تبلیغی مساعی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اپنی دعاؤں سے نوازا۔

ختم نبوت کانفرنس میاں چنوں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام 17 ربیع الاول کو جامعہ خالد بن ولید میاں چنوں میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت مقامی امیر حضرت مولانا عبدالحق نے کی۔ کانفرنس سے حضرت مولانا اللہ وسایا‘ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی‘ حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی‘ کالعدم سپاہ صحابہ کے رہنما حضرت مولانا عبدالخالق رحمانی نے خطاب کیا۔ جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض حضرت مولانا عبدالستار گورمانی نے سرانجام دیئے۔

ختم نبوت کانفرنس چیچہ وطنی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام 18 ربیع الاول کو مرکزی جامع مسجد میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی دو نشستیں تھیں۔ پہلی نشست سے حضرت مولانا عالم طارق نے جبکہ دوسری نشست سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری‘ حضرت مولانا اللہ وسایا‘ جمعیت علمائے اسلام اور متحدہ مجلس عمل کے ایم این اے حضرت مولانا قاضی حمید اللہ خان آف گوجرانوالہ اور مرکزی

جمعیت اہل حدیث کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے خطاب کیا۔ کانفرنس کی کاروائی انٹرنیٹ پر دکھائی اور سنوائی گئی۔ حضرت مولانا قاضی حمید اللہ خان جرات مند اور بہادر عالم دین ہیں۔ جنہوں نے گوجرانوالہ کے تعلیمی اداروں کی بچیوں کی عزت وناموس کی حفاظت کرتے ہوئے مشترکہ میراتھن ریس کے عنوان سے منعقد ہونے والی بے حیائی کی روک تھام کے لئے اپنے جسم پر گولیاں کھا کر اس بے حیائی کے مقابلہ میں بندھ باندھا۔ موصوف کے خطاب کو بڑی دلجمعی سے سنا گیا۔ انٹرنیٹ پر بیرون ملک سے لوگوں نے واقعہ کی تفصیلات پوچھیں۔ قاضی صاحب نے اعلان کیا کہ عقیدہ ختم نبوت اور دینی اقدار کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کی جائے گی۔

شورکوٹ کینٹ میں محفل حمد ونعت

18 ربیع الاول کو مقامی رفقاء نے شورکوٹ کینٹ میں محفل حمد ونعت کا انتظام کیا۔ جس میں سینکڑوں مسلمانوں نے شرکت کی۔ محفل کی صدارت حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف نے کی۔ جبکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ محفل میں ملک کے معروف شعراء اور نعت خوانوں' شاعر ختم نبوت جناب سید سلمان گیلانی' جناب قاری مطیع الرحمن' جناب فلک شیر جھنگوی' جناب ڈاکٹر عبدالقادر شاہین سمیت کئی ایک شعراء نے رحمت دو عالم ﷺ کے حضور میں نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ آخر میں حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک قرارداد کے ذریعہ ناموس رسالت ایکٹ کے طریقہ کار میں کی گئی ترمیم کو واپس لینے کا مطالبہ کیا۔

بہاولپور اور بورے والا میں جمعۃ المبارک کے اجتماعات سے خطاب

19 ربیع الاول کو جامعہ حنفیہ بورے والا میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ جبکہ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا نے جامع مسجد سٹلائٹ ٹاؤن بہاولپور میں جمعۃ المبارک کا خطبہ دیا۔

ختم نبوت کانفرنس عارف والا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام 20 ربیع الاول کو جامعہ فاروقیہ عارف والا میں بعد نماز عشاء عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس سے حضرت مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' حضرت مولانا طارق ندیم اور حضرت مولانا شیرازی نے خطاب کیا۔ کانفرنس کے انتظامات کی نگرانی حضرت مولانا عبدالوہاب جالندھری نے کی۔

ختم نبوت کانفرنس میلسی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام 21 ربیع الاول کو جامعہ تعلیم القرآن میں عظیم الشان ختم نبوت

کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت حضرت مولانا مفتی کلیم اللہ نے کی۔ جبکہ مہمان خصوصی حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی اور حضرت مولانا شیخ حبیب احمد کہروڑپکا تھے۔ کانفرنس سے حضرت مولانا محمد عالم طارق' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' حضرت مولانا عطاء المنعم نعیم' حضرت مولانا عبدالستار گورمانی اور حضرت مولانا محمد عبداللہ وڑائچ نے خطاب کیا۔ ادارہ کے مہتمم حضرت مولانا عبداللطیف نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ علاوہ ازیں حضرت مولانا سید کفایت حسین نقوی' جناب حافظ محمد نواز کہروڑوی' حضرت مولانا عبدالعزیز حسانی نے بھی خطاب کیا۔

ختم نبوت کانفرنس جہانیاں منڈی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد اللہ والی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مقامی علمائے کرام حضرت مولانا محمد اسلم ساجد' جناب قاری جاوید اقبال' حضرت مولانا منیر احمد اختر' حضرت مولانا محمد اکرم' جناب قاری بشیر احمد رحیمی' حضرت مولانا عطاء الرحمٰن لدھیانوی' جناب قاری محمد زبیر برادر' حضرت مولانا اللہ وسایا قاسم شہید نے شرکت کی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس کے مرکزی رہنما حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' حضرت مولانا عطاء المنعم نعیم خانیوال ودیگر حضرات نے خطاب کیا۔ مولانا شجاع آبادی نے اپنے خطاب میں مشہور مجاہد لیڈر حضرت مولانا اللہ وسایا قاسم شہیدؒ کی عظیم الشان خدمات پر انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ مولانا شجاع آبادی شہید کے گھر تشریف لے گئے اور ان کے بچوں کی خیر وعافیت معلوم کی۔ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی داماد حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ اور حضرت مولانا عطاء الرحمٰن ان کے ساتھ تھے۔ کانفرنس کے انعقاد کے لئے حضرت مولانا محمد صابر' جناب مفتی عبدالباسط' جناب قاری سردار احمد' جناب قاری محمد عمر اور جناب قاری محمد امجد نے کوششیں کیں۔

مسافران آخرت

❁ ...... حضرت مولانا فضل الرحمٰن شاہؒ احرار سلانوالی کے فرزند ارجمند' پیر طریقت حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ دامت برکاتہم کی اہلیہ محترمہ کے بھائی سید سہیل گزشتہ دنوں سلانوالی میں انتقال فرماگئے۔

❁ ...... مولانا قاری دین محمد ثاقب کی والدہ ماجدہ کا گزشتہ ماہ کوٹ ادو میں انتقال فرماگئیں۔

❁ ...... چیچہ وطنی کے مخلص رہنما شیخ حاجی خوشی محمد گزشتہ ماہ دار فانی سے رحلت فرماگئے۔

❁ ...... راؤ محمد زبیر کی والدہ محترمہ اور بڑے بھائی گزشتہ دنوں اوکاڑہ میں انتقال فرماگئے۔

❁ ...... بنوں کی مجلس کے امیر مولانا قاری حضرت گلؒ گزشتہ دنوں انتقال فرماگئے۔

ادارہ لولاک ان تمام مرحومین کے لئے دعاگو ہے کہ اللہ رب العزت انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازیں۔ آمین!

❁❁❁......❁❁❁

ادارہ

تبصرہ وتذکرہ!

تبصرہ کیلئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے!

مجالس ذکر حضرت مولانا عبید اللہ انورؒ: ترتیب وتدوین: حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

صفحات:560: قیمت:-/200: ناشر: عالمی انجمن خدام الدین اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور: ملنے کا پتہ: مکتبہ ختم نبوت 3/A یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کا معمول تھا کہ ہر جمعرات کو مجلس ذکر سے مختصر خطاب فرماتے جو خدام الدین میں شائع ہو جاتا۔ حضرت لاہوریؒ کی وفات کے بعد آپ کے فرزند ارجمند اور جانشین حضرت اقدس مولانا عبید اللہ انورؒ نے یہ معمول تازیست جاری رکھا۔ ہر جمعرات کو ذکر سے پہلے آپ فضائل ذکر اور موقع کی مناسبت سے کسی اہم موضوع پر مختصر خطاب فرماتے۔ وہ بھی خدام الدین میں شائع ہوتا۔ ایسے ہی آپ جمعۃ المبارک کا خطبہ ارشاد فرماتے تو وہ بھی اشاعت پذیر ہوتا۔ مجلس ذکر اور خطبہ جمعہ خدام الدین کی جان ہوتے۔ جنہیں پڑھ کر ہزاروں غافل ذکر اور بے نمازیوں کو نماز پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اللہ پاک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کو جزائے خیر عطا فرمائیں جنہیں اللہ پاک نے یہ سعادت نصیب فرمائی کہ انہوں نے حضرت کے ارشادات عالیہ ’’مجالس ذکر مولانا عبید اللہ انورؒ‘‘ کے عنوان سے جمع کر دیا۔ جو مردہ دلوں کے لئے شفا اور کم ہمتوں کے لئے باعث ہمت ہے۔ جس میں بیسوں موضوعات آگئے ہیں۔ موصوف نے کتاب کے آغاز میں گیارہ صفحات پر مشتمل مجالس کے حالات شائع کئے ہیں۔ مجالس ذکر ایک ماہر اور تصوف کے ارشادات کا مجموعہ ہے۔ جس سے ہزاروں گم کردہ لوگوں نے ہدایت پائی۔ مجالس ایک قومی دینی وسیاسی راہنما کے فکر ونظر کا مجموعہ ہے۔ جو قوم کی گتھیاں سلجھاتے ہوئے نظر آتا ہے۔ مجالس ذکر ایک مجاہد کی داستان حیات ہے اور ملفوظات کا مجموعہ ہے جسے ٹھڈے مار مار کر اس کی ریڑھ کی ہڈی توڑ دی گئی اور آپ نے رحمت عالم ﷺ کی سیرت طیبہ پر عمل کرتے ہوئے اس پولیس افسر کو معاف کر دیا۔ مجالس ذکر ایک ہادی وراہنما کے ارشادات کا مجموعہ ہے۔ جو اپنی قلبی وروحانی قوت سے مردہ دلوں کو منور کرتا رہا۔ جس کی ایک ایک سطر سے علم وعمل اور اخلاص ٹپکتا ہوا نظر آتا ہے۔ محدود سٹاک ہونے کی وجہ سے اپنی کاپی آج ہی محفوظ کرا لیجئے۔

محبت نبوی کے تقاضے: مرتبہ: حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی: ناشر ختم نبوت اکیڈمی سرگودھا:

صفحات:104: قیمت:-/60روپے

حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ رہنما ہیں جو عرصہ دراز سے سرگودھا میں قادیانیوں کا ناطقہ بند کئے ہوئے ہیں۔ کتاب پڑھ کر محسوس ہوتا ہے کہ جذب ووجد میں ڈوب کر جس طرح بولتے ہیں اسی انداز میں اسی لے پر قلم وقرطاس کرتے ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کی چوکیداری کرتے کرتے محبت نبوی کے سمندر میں غوطہ زن ہیں اور وہ اپنے قارئین کو بھی محبت نبوی سے سرشار کرنا چاہتے ہیں اور حب نبی میں ایسے مستغرق ہیں کہ انہیں نہ تو اہل وعیال کی پرواہ ہے اور نہ ہی مال ودولت کی۔ جو کچھ کماتے ہیں اسی محاذ پر خرچ کردیتے ہیں۔ ان کی زندگی دو چیزوں پر مشتمل ہے۔ محبت نبوی اور نبی پاک ﷺ کی محبوب چیز خوشبو۔ سب سے عمدہ خوشبو جس قیمت پر ملے اور جہاں سے ملے اس کا حصول ان کی خواہش ہوتی ہے اور عقیدہ ختم نبوت ان کے رگ وریشہ میں رچ بس چکے ہیں اور اسی مجذوبانہ کیفیت کی وجہ سے نوجوان ان پر پروانہ وار جانیں نچھاور کرنے کے لئے ہروقت تیار رہتے ہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی کے مطالعہ کا حاصل تکلف وتصنع کے بغیر سپرد قلم کردیا ہے۔ اللہ پاک کرے زور بیاں اور زیادہ۔ کتاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر سے بھی مل سکتی ہے۔

تاریخ وتذکرہ خانقاہ احمدیہ وسراجیہ موسیٰ زئی شریف: مرتب: جناب محمد نذیر رانجھا:

صفحات:704: قیمت:-/300: ناشر: جمعیت پبلی کیشنز متصل جامع مسجد پائلٹ ہائی سکول وحدت روڈ لاہور

زیر نظر کتاب خانقاہ عالیہ نقشبندیہ موسیٰ زئی شریف کے مشائخ عظام اور بانیان کرام کے حالات پر مشتمل ہے اور ملک کے نامور صاحب علم وفضل رائٹر جناب نذیر احمد رانجھا جو عربی‘ فارسی اور اسلامیات میں ایم اے ہیں اور علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے کئی ایک ڈگریاں حاصل کئے ہوئے ہیں۔ مزید برآں بزرگان خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف سے منسلک چلے آرہے ہیں۔ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ ’’آفتاب آمد مثال آفتاب‘‘ ہے اور اس خانقاہ کی عظمت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ خانقاہ سراجیہ کے بانی قطب دوراں حضرت مولانا ابوالسعد احمد خانؒ اسی خانقاہ کے خوشہ چین اور فیض یافتہ ہیں جن کے سجادہ نشین امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ ہیں۔ مسلمان عالم کے اصلاح وانقلاب میں خانقاہوں کا عظیم حصہ ہے جو اقتدار کے حلیف وحریف ہونے کے بجائے اقتدار کے مصلح رہے ہیں۔ مذکورہ بالا خانقاہ کا تعلق امام ربانی شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ کے سلسلہ سے ہے۔ مرتب لائق تبریک ہیں کہ انہوں نے اپنے علم اور قلم کو بزرگان دین کے حالات مرتب کرنے اور انہیں عام کرنے کے لئے وقف کیا ہوا ہے اور ساتھ ہی ساتھ جمعیت پبلی کیشنز کے انچارج حضرت مولانا حافظ محمد ریاض درانی لائق تحسین ہیں کہ وہ جہاں جمعیت علمائے ہند اور جمعیت علمائے اسلام کے بزرگوں کی خدمات وتواریخ کو شائع کررہے ہیں وہاں انہوں نے دیگر بزرگان دین اور مصلحان امت کے حالات کی اشاعت کا بیڑہ بھی اٹھایا ہے۔ خوبصورت ٹائٹل پر انہوں نے بزرگان سلسلہ کے خطوط کا عکس دے کر کتاب کی افادیت وروحانیت کو چار چاند لگادیئے ہیں۔

وفاق المدارس کے زیر اہتمام پہلا تاریخ ساز

دینی مدارس کنونشن

زیر صدارت: شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان دامت برکاتہم (صدر الوفاق)

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

کے سالانہ امتحانات سال ۱۴۲۴ھ (2003ء)، ۱۴۲۵ھ (2004ء) میں اول، دوم، سوم آنے والے طلباء و طالبات کو

15 مئی 2005ء بروز اتوار بوقت 9 بجے صبح "کنونشن سنٹر اسلام آباد"

میں ایک پُر وقار تقریب میں پہلی مرتبہ ملکی سطح پر انعامات اور متعلقہ مدارس کو تعریفی سندات دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

اس کنونشن سے ملک کی ممتاز دینی، قومی شخصیات، اہل علم و فضل اور علماء و مشائخ خطاب فرمائیں گے

اس پُر وقار تقریب میں مختلف ممالک کے سفراء، وطنِ عزیز کی اہم شخصیات اور مدارسِ دینیہ کے نمائندگان شریک ہوں گے۔ گزشتہ دو سالوں میں اول، دوم، سوم آنے والے طلباء 14 مئی بروز ہفتہ بوقت ظہر جامعۃ الاسلامیہ الفریدیہ اسلام آباد میں حاضر ہو کر اپنے کوائف درج کرائیں۔ جبکہ طالبات اپنے محرم رشتہ دار کے ساتھ جامعہ حفصہ للبنات مرکزی جامع مسجد لال، اسلام آباد میں حاضری دیں۔ طلباء و طالبات کے تقسیم انعامات کی تقاریب کنونشن سنٹر کے الگ الگ ہالوں میں منعقد ہوں گی۔ اور طالبات کے انعامات کی تقریب میں صرف خواتین شریک ہوں گی۔ انعام حاصل کرنے والے طلباء و طالبات، متعلقہ مدارس کے مہتمم حضرات اور "وفاق المدارس" کی مجلسِ عاملہ کے ارکان اور مسئولین کو دعوت نامے ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ تاہم اس اشتہار کو بھی دعوت نامہ تصور فرمایا جائے۔

اس اہم پروگرام میں درج ذیل عنوانات پر ملک کے ممتاز اہلِ علم و قلم حضرات اظہارِ خیال فرمائیں گے:

☆ برصغیر میں دینی مدارس کا معاشرتی کردار ☆ تحریک پاکستان اور دینی مدارس ☆ تحریک آزادی اور دینی مدارس ☆ اصلاح معاشرہ اور دینی مدارس ☆ تجدد کی تحریکیں اور دینی مدارس ☆ تحفظ عقائد میں دینی مدارس کا کردار ☆ دینی مدارس اور مغربی تہذیب و فلسفہ ☆ دور جدید کا فکری چیلنج اور دینی مدارس ☆ عالم اسلام پر برصغیر کے دینی مدارس کے اثرات ☆ عربی زبان کے فروغ کے لئے دینی مدارس کی جدوجہد ☆ تحفظ ختم نبوت اور دینی مدارس ☆ وفاق المدارس کی جدوجہد کا مرحلہ وار جائزہ ☆ دعوت اسلامی کی عالمی جدوجہد اور دینی مدارس ☆ دینی مدارس اور جدید تعلیمی تقاضے ☆ دینی مدارس کی اجتہادی خدمات ☆ گلوبلائزیشن اور دینی مدارس ☆ دینی مدارس کے تعلیمی نظام و نصاب کا جائزہ ☆ جدید علوم و فنون اور دینی مدارس ☆ پاکستان میں علم کے فروغ کے لئے وفاق المدارس کی کارکردگی ☆ قرآن و سنت کی روشنی میں قوم کی راہنمائی ☆ دینی مدارس کا بنیادی مقصد ☆ دینی مدارس کی صحافتی خدمات ☆ دینی مدارس پر قدامت پسندی کا الزام اور اس کی حقیقت

نوٹ: اہل قلم حضرات ان عنوانات پر اپنا مضمون تحریر فرما کر درج ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔
یہ مضامین خصوصی اشاعت میں شامل کئے جائیں گے۔

الداعی الی الخیر: **محمد حنیف جالندھری**، ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

رابطہ: جامعہ خیر المدارس بیرون دہلی گیٹ ملتان
فون 061-544440 فیکس 061-545624

بچوں کا صفحہ

جسے بڑی عمر کے مرزائی بھی پڑھ سکتے ہیں

دعویٰ

اشتیاق احمد

مرزائی حضرات اگر مرزا قادیانی کے صرف ایک جملے کو پڑھ لیں اور اس پر صرف ایک لمحے کے لیے غور کر لیں تو سب کے سب فوراً تائب ہو سکتے ہیں۔ مرزا قادیانی کو ایک ہزار فیصد جھوٹا مان سکتے ہیں... شرط یہ ہے کہ وہ اس جملے کو پڑھ لیں اور تھوڑا سا غور بھی کر لیں اور بس، وہی ایک جملہ انہیں جھوٹی نبوت کے جال سے باہر نکال لانے کے لیے بہت کافی اور شافی ثابت ہو سکتا ہے۔

لیجیے! پہلے وہ جملہ سن لیں۔ مرزا نے خطبہ الہامیہ میں لکھا ہے:

''مجھے مارنے اور زندہ کرنے کی صفات دی گئیں۔''

دیکھا آپ نے... کتنا مختصر سا اور کتنا سادہ سا جملہ ہے۔ امید ہے، مرزائیوں کو پسند آیا ہوگا۔ آخر یہ ان کے مرزا قادیانی کی کتاب میں درج ہے۔

اب دیکھیے! مرزا نے پادری آتھم کے مرنے کی پیش گوئی کی... وہ اپنی مقررہ مدت میں نہیں مرا۔ اسی طرح مولوی ثناء اللہ کو موت کا چیلنج دیا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے گا، وہ نہیں مرا، مرزا البتہ اس کی زندگی میں مر گیا۔ محمدی بیگم سے نکاح کی سرتوڑ کوششوں کے سلسلے میں اس نے پیش گوئی کی کہ اس کا خاوند مرزا سلطان بیگ اتنی مدت میں ہلاک ہوگا... (یعنی اگر یہ نکاح مجھ سے نہ کیا گیا) اور محمدی بیگم کا باپ اتنی مدت میں فوت ہوگا... یہ پیش گوئی بھی غلط ثابت ہوئی...

غور کا مقام ہے... جس شخص کا دعویٰ یہ ہے کہ اسے مارنے اور زندہ کرنے کی صفات دی گئیں... یعنی ایک صفت بھی نہیں... بہت سی صفتیں دی گئیں... تو پھر یہ لوگ اس کی زندگی میں اس کی پیش گوئیوں کے مطابق کیوں نہ مرے۔

ہمارا مرزائیوں سے مطالبہ ہے کہ یا تو ہمارے اس سوال کا جواب دے دیں یا پھر مرزائیت سے تائب ہو کر اسلام کے دامن میں آ جائیں... بھلا ہم سے بڑھ کر ان کا خیر خواہ کون ہوگا، جو اس قدر سادہ طریقے سے غلط ثابت کر کے اسلام کی دعوت دے رہے ہیں۔

قادیانی مسئلہ کو سمجھنے، سمجھانے مسیلمہ پنجاب کے مکروفریب کے خدوخال واضح کرنے اور قادیانی امت کو حقائق سے آگاہ کرنے کیلئے مسلمانان عالم کیلئے عظیم

خوشخبری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نئی مطبوعات

تحفہ قادیانیت
جلد ششم

مصنف

فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

قیمت ...... -/125روپے

احتساب قادیانیت
جلد ۱۴

مصنف

جناب علامہ نظام الدینؒ

قیمت ...... -/125روپے

جو کہ چھپ کر منظر عام پر آ گئی ہیں

جو حضرات سیٹ مکمل کرنے کیلئے منگوانا چاہیں انہیں رعایتی قیمت پر کتب دی جائیں گی

محبت نبویؐ کے تقاضے

مصنف

حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی

صفحات: 125

قیمت: -/60

یہ کتاب دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لکڑ منڈی سرگودھا سے بھی منگوائی جا سکتی ہیں

مذکورہ بالا کتاب صحابہ کرامؓ اور بزرگان دین کے حضورؐ سے محبت کے واقعات پر مشتمل ایک ایسی بہترین کتاب ہے جسے پڑھے بغیر کتاب چھوڑنے کو دل نہ کرے خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا کام کرنے والوں کے لئے ایک بہترین تحفہ ہے۔

MONTHLY *LAULAK* MULTAN REGD. NO. M-108

مطبوعا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

رعایتی قیمت

قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ
پروفیسر محمد الیاس برنیؒ
قیمت -/150

مقدمہ قادیانی مذہب
پروفیسر محمد الیاس برنیؒ
قیمت -/75

خاتم النبیین
حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری
ترجمہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی
قیمت -/70

تحفہ قادیانیت
جلد اول
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
قیمت -/150

تحفہ قادیانیت
جلد دوم
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
قیمت -/150

تحفہ قادیانیت
جلد سوم
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
قیمت -/150

تحفہ قادیانیت
جلد چہارم
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
قیمت -/150

تحفہ قادیانیت
جلد پنجم
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
قیمت -/150

احتساب قادیانیت
جلد اول
مولانا لال حسین اخترؒ
قیمت -/100

احتساب قادیانیت
جلد دوم
مولانا محمد ادریس کاندھلوی
قیمت -/125

احتساب قادیانیت
جلد سوم
مولانا حبیب اللہ امرتسری
قیمت -/125

احتساب قادیانیت
جلد چہارم
[illegible]
قیمت -/125

احتساب قادیانیت
جلد پنجم
مولانا سید محمد علی مونگیری
قیمت -/125

احتساب قادیانیت
[illegible]
قیمت -/125

احتساب قادیانیت
[illegible]
مولانا سید محمد علی مونگیری
قیمت -/125

احتساب قادیانیت
[illegible]
مولانا ثناء اللہ امرتسری
قیمت -/125

احتساب قادیانیت
[illegible]
مولانا ثناء اللہ امرتسری
قیمت -/125

احتساب قادیانیت
[illegible]
مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوری
قیمت -/125

احتساب قادیانیت
[illegible]
قیمت -/125

احتساب قادیانیت
[illegible]
قیمت -/125

احتساب قادیانیت
[illegible]
قیمت -/125

قومی تاریخی دستاویز
مولانا اللہ وسایا
قیمت -/100

آئینہ قادیانیت
مولانا اللہ وسایا
قیمت -/50

قادیانی شبہات کے جوابات
جلد اول
مولانا اللہ وسایا
قیمت -/50

قادیانی شبہات کے جوابات
جلد دوم
مولانا اللہ وسایا
قیمت -/100

رئیس قادیان
مولانا محمد رفیق دلاوری
قیمت -/100

سوانح مولانا تاج محمودؒ
صاحبزادہ طارق محمود
قیمت -/80

رفع نزول عیسیٰ علیہ السلام
مولانا عبد اللطیف مسعود
قیمت -/100

نوٹ: تحفہ مکمل سیٹ رعایتی قیمت -/600، احتساب قادیانیت مکمل سیٹ رعایتی قیمت -/1300

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122

نوٹ: ڈاک خرچ کتب منگوانے والے حضرات کے ذمہ ہوگا